عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر: ۱۰ / شمارہ نمبر: ۴۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

عید الفطر

عابدوں کا معبودِ حقیقی سے انعام پانے کا دن

وسطِ ایشیا کی مسلم ریاستیں

• جہاں مسلمان تو ہیں مگر اسلام نہیں • جو اپنے اسلامی تشخص کی بحالی کیلئے عالمِ اسلام کے تعاون کی طلب گار ہیں

داستان ازبلا

خون کے آنسو

مولانا عبدالکریم کلاچوی صاحب کے جواب میں

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

حکمرانوں کا وعدہ

سرخ فیتے کی نظر تو نہیں ہو رہا؟

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

عقیدہ ختمِ نبوّت

قسط نمبر ۳

تحریر: طاہر رزاق، لاہور

سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔ پورا ہو گیا میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل اور اسی طرح ختم ہو گیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

دین اسلام اور حضورؐ

حضرت تمیم داریؓ ایک طویل حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (منکر نکیر کے جواب میں) مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ منکر نکیر یہ سن کر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا (منقول از در منثور ص (165) جلد ۴)

ہر زماں اور ہر انساں کا نبیؐ

حضرت حسنؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پا لوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا (کنز العمال، خصائص کبریٰ)

تیس جھوٹے دجال

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیینؐ ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (صحیح مسلم)

کلمہ طیبہ اور دلیل ختم نبوت

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں (۱) لا الٰہ الا اللہ (۲) محمد رسول اللہ

پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہے اور دوسرے حصہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت کا ذکر ہے۔

پہلے حصہ کے حروف بارہ ہیں اور دوسرے حصہ کے حروف بھی بارہ ہیں۔ پہلے حصہ میں کوئی نقطہ نہیں اور دوسرے حصہ میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔ جو پہلے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر۔ اور جو دوسرے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر جو پہلے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر اور جو دوسرے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو حکم دینا ہوتا تو "یا" جو عربی زبان میں مخاطب کے لیے آتا ہے سے خطاب کر کے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں یا آدم، یا نوح، یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا عیسیٰ۔ مالک کائنات اپنے بھیجے ہوئے انبیاء کرام سے اسی طرح خطاب فرماتے رہے لیکن جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو سارے قرآن مجید میں تا جدار ختم کو کہیں بھی "یا محمد" کہہ کر خطاب نہیں فرمایا۔ بلکہ سید المرسلین کو یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول سے خطاب فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کہیں بھی یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول نہیں فرمایا اور اس لیے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد نبی اور رسول آنے تھے۔ لیکن جس ذات اقدس کے بعد کوئی اور نبی و رسول پیدا نہیں ہونا تھا اسے یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے خطاب سے نوازا گیا۔ لہٰذا کلمہ طیبہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ ربوبیت اللہ پر ختم ہے اور نبوت و رسالت رسول اللہ پہ ختم ہے۔ خدا کے سوا جو خدائی کا دعویٰ کرے وہ فرعون، نمرود، اور شداد ہے اور جو انہیں رب مانے وہ مشرک فی الربوبیت ہے۔ اور رسول اللہ کے بعد جو دعویٰ نبوت و رسالت کرے وہ اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی ہے اور جو انہیں نبی مانیں وہ مشرک فی النبوت ہے۔ دونوں قسم کے مشرکین اپنے جعلی خداؤں اور جعلی نبیوں سمیت جہنمی ہیں۔

اب ہم مسئلہ ختم نبوت کی حقانیت پر بارگاہ ختم نبوت سے تربیت یافتہ طبقہ (صحابہ کرامؓ) کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ یوں تو اس عظیم مسئلہ پر دلالت کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے سینکڑوں اقوال موجود ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے صرف چند اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۸ رمضان تا ۴ شوال ۱۴۱۲ھ مطابق ۳ تا ۹ اپریل ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۴۴

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ عقیدۂ ختم نبوت (قسط وار) ــــــ ۲
۱۔ نعت بحضور صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ ۴
۲۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ (اداریہ) ــــــ ۵
۴۔ رمضان میں کیا کھویا کیا پایا ــــــ ۷
۵۔ ماہِ شوال کے روزے اور فضیلت ــــــ ۷
۶۔ عید الفطر اور صدقۃ الفطر ــــــ ۹
۷۔ سوویت یونین کی مسلم ریاستیں ــــــ ۱۱
۸۔ داستانِ ازبلا (قسط وار) ــــــ ۱۴
۹۔ تعارف ــــــ ۱۵
۱۰۔ مجاہدین کا اجتماع ــــــ ۱۷
۱۱۔ خون کے آنسو ــــــ ۱۹
۱۲۔ مرزا قادیانی کی قرآن دانی ــــــ ۲۱
۱۳۔ اپیل مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ــــــ ۲۷
۱۴۔ حکومت اپنا وعدہ پورا کرے ــــــ ۲۸

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ ــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــ ۳۵ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نعت بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

عطا کی شان دیکھی ہے کرم کا سلسلہ دیکھا
نبی کی شان میں اس دل کو جب محوِ ثنا دیکھا

در و دیوار کو دیکھا تو معمورِ ضیا دیکھا
نگاہِ شوق نے جب خواب میں جلوہ ترا دیکھا

نظر آیا نہ وہ دستِ مسیحا میں کہیں ہم کو
نبی کی خاکِ پا میں ہم نے جو رنگِ شفا دیکھا

ہماری کیا حقیقت خضر بھی ہیں معترف اس کے
"نہ ایسی رہگذر دیکھی نہ ایسا رہنما دیکھا"

شبِ اسریٰ ہوئی جتنی پذیرائی محمدؐ کی
نہ پھر ایسی خوشی دیکھی نہ ایسا رت جگا دیکھا

چھڑکتے تھے صحابہ جان ہر فرمانِ آقا پر
نہ ایسے مقتدی دیکھے نہ ویسا مقتدیٰ دیکھا

بہ رنگِ نعت اظہارِ عقیدت کر گئے ہم بھی
متاعِ عشق نے جب رنگِ محفل کو جما دیکھا

جسے چاہے عطا کر دیں شرف وہ باریابی کا
وہ خوش قسمت ہے جس نے بھی دیارِ مصطفےٰ دیکھا

نبی کے در پہ جا کر دیکھ آئے حسنِ جنت کو
مبارکؔ ہم گنہ گاروں نے خود کو پارسا دیکھا

مبارک بٹاپوری

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ۔ حکمران اپنا وعدہ پورا کریں

آج ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب کی قیادت میں صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان صاحب سے ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات میں صدر مملکت کے سامنے یہ مسائل پیش کئے گئے تھے:۔

۱۔ ملک میں شناختی کارڈوں کے کمپیوٹر کے ذریعے ازسرنو اجراء کے مرحلے پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ جدا کیا جائے۔

۲۔ ذکری مذہب جو قادیانیوں کی طرح ایک جدید مذہب ہے وہ رمضان شریف کے مہینہ میں تربت مکران میں مصنوعی حج کرتا ہے جس پر کشیدگی اور اشتعال پھیلتا ہے اس لئے اس کا سدباب کیا جائے۔

اس پر صدر مملکت نے فرمایا تھا کہ:۔

”آئین کی رو سے مسلم تشخص بھی قومی تشخص کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور اس بارے میں وہ وزیر اعظم اور متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کریں گے۔“

روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ فروری ۱۹۹۲ء

وفد کے ارکان میں سینیٹر حافظ حسین احمد صاحب۔ مولانا علی اکبر ایم این اے۔ مولانا محمد امین ایم این اے۔ مولانا حسن جان ایم این اے۔ سینیٹر راجہ ظفر الحق صاحب۔ میاں عطاء محمد قریشی ایم این اے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب۔ حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا بادی۔ قاضی احسان الحق۔ اور قاری منور حسین شامل تھے۔

قبل ازیں جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بھی اس مسئلہ سے متعلق حکمرانوں سے ملاقات کر چکے ہیں حکمرانوں نے ان سے ان مسائل کے حل کی یقین دہانی کرائی تھی اس موضوع پر ملک کے موقر اور سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار روزنامہ جنگ کراچی نے ۲۲ فروری کو مندرجہ ذیل شذرہ بھی تحریر کیا تھا:۔

صدر غلام اسحاق خان نے جے یو آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سینیٹر حافظ حسین احمد کی قیادت میں ملاقات کرنے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی تشخص کے ساتھ اسلامی تشخص کو اپنانا آئین کی رو سے لازمی ہے اور جلد ہی وہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے کے لئے حکومت کو ہدایات جاری کریں گے۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور کسی بھی نظریاتی ملک میں اس کو وجود میں لانے والی آئیڈیالوجی کا تحفظ اس کی جغرافیائی سرحدوں کی مانند ہی اہم سمجھا جاتا ہے۔ اس پس منظر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے صدر مملکت کی خدمت میں عوام کا یہ مطالبہ پیش کیا تھا کہ قومی تشخص کے ساتھ ساتھ مسلم تشخص کی حفاظت و صیانت کے لئے شناختی کارڈوں کے کمپیوٹر کے ذریعے اجراء کے نئے مرحلے پر ان میں مذہب کے ایک الگ خانے کا اضافہ کیا جائے۔ جداگانہ انتخابات کے ذریعے غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کئے جانے کے بعد شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج اس کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ اس سے مختلف اسلامی ممالک میں جانے والے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوگی اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والی بہت سی قباحتوں سے بچا جا سکے گا۔ توقع کی جانی چاہئے کہ صدر کی ہدایت کے بعد اس سمت میں تیزی سے پیش رفت کا آغاز ہو جائے گا۔

روزنامہ جنگ کے مدیر نے صدر مملکت سے وفد کی ملاقات اور صدر مملکت کی طرف سے یقین دہانی پر جو تبصرہ فرمایا ہے وہ ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے دل کی آواز ہے اور اخبار نے عوام کی ترجمانی کا صحیح حق ادا کیا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود اس وعدے کا ایفاء نہیں ہوا۔ ممکن ہے صدر مملکت نے احکامات جاری کر دیئے ہوں لیکن درمیان میں حائل قادیانی لابی نے ان احکامات کو وزیر اعظم اور متعلقہ حکام تک پہنچنے ہی نہ دیا ہو۔ صدر مملکت ملک کی ایک ذمہ دار شخصیت ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ وفد سے وعدہ کریں اور ابھی تک اس پر عمل ہی نہ ہو۔ اگر یہ کوتاہی صدر مملکت کی طرف سے ہے تو ہم ان سے گذارش کریں گے کہ یہ مسئلہ انتہائی حساس نوعیت کا ہے جس پر ملک بھر میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے وعدے کو پورا کریں۔

اگرانہوں نے ایسے احکامات جاری کر دیئے ہیں لیکن وہ در میان میں ہی کسی نے غتر بود کر دیئے ہیں تو ہم یہ بات پورے یقین اور دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں قادیانی لابی کی سازش کار فرما ہے کیونکہ صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں قادیانی یہ سازش کر چکے ہیں کہ انہوں نے شناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت اور قادیانیوں کے متعلق جو حلف نامہ شامل ہے اسے حذف کر دیا تھا۔ جس کی خبر قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہو گئی۔ صدر ضیاء الحق کہیں دورے پر جا رہے تھے اور غالباً راولپنڈی ایئر پورٹ پر موجود تھے حضرت مفتی صاحبؒ نے کہیں وہیں سے جہاز پر سوار ہونا تھا۔ اس وجہ سے اتفاقیہ مفتی صاحبؒ کی صدر صاحب سے ملاقات ہو گئی اس ملاقات میں حضرت مفتی صاحبؒ نے شناختی کارڈوں کے فارموں کا مسئلہ اٹھایا اور بتایا کہ فارموں میں ختم نبوت اور قادیانیوں سے متعلق جو حلف نامہ درج ہے وہ فارموں سے حذف کر دیا گیا ہے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم نے اس سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فوراً فون پر وزارت داخلہ کو حلف نامہ شامل کرنے کے احکامات جاری کئے۔

اس بات کا کوئی ضمانت نہیں کہ اس وقت صدر مملکت کے عملہ میں کوئی قادیانی نہیں ہے یقیناً قادیانی ہیں کیونکہ قادیانیوں کے موجودہ بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے تمام قادیانی افسروں کو خواہ وہ اعلیٰ عہدے پر ہوں یا متوسط اور نچلے درجے پر یہ ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ خود کو قادیانی یا بقول ان کے احمدی ظاہر نہ کریں اس سلسلہ میں اگر انہیں جھوٹ بھی بولنا پڑے یا جھوٹا حلف بھی اٹھانا پڑے تو اٹھا لیں اس لئے اس ہدایت کی روشنی میں پورے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح قادیانیوں نے سازش کر کے شناختی کارڈ کے فارموں سے حلف نامہ حذف کر دیا تھا اسی طرح سازش کے تحت صدر مملکت جناب غلام اسحاق خان صاحب کے احکامات کو درمیان میں ہی غتر بود کر دیا ہو جس کی تحقیق بہت ضروری ہے۔

بہر حال یہ کوتاہی صدر مملکت کی طرف سے ہوئی ہے یا اس کے پس پردہ کوئی سازش کار فرما ہے۔ ہم صدر مملکت سے یہ پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کر کے سچا مومن ہونے کا ثبوت مہیا کریں۔ شاید وفد میں شامل ارکان نے بھی صدر مملکت کو اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائی۔ ہم بھی ان کے گوش گذار کرنا چاہتے ہیں کہ اس وقت پاکستان میں بہت سی اقلیتیں ہیں جیسے ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ قادیانی وغیرہ۔ ان میں سے کسی بھی مذہب کا پیرو کار یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ وہ اپنے مذہب کو چھپائے سوائے قادیانیوں کے۔ قادیانی مذہب ہی نہیں بلکہ سیاسی گروہ یا سیاسی جماعت بھی ہے جس کی بنیاد فرنگی استعمار نے اس لئے رکھی تھی کہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلامی ممالک میں جائے اور وہاں ان کے خلاف فرنگی کے جاسوس کی حیثیت سے کام کرے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسلامی ممالک سے خصوصاً عرب ممالک میں جا کر اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے اقامہ حاصل کر لیتے ہیں اور نہ صرف اس ملک کے خلاف سازشیں کرتے ہیں بلکہ خفیہ طور پر قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

پاکستان کے تقریباً تمام اسلامی ممالک سے اچھے اور گہرے تعلقات ہیں لیکن کوئی پاکستانی وہاں جا کر اس ملک کے خلاف سازش کرے تو اس سے پاکستان اور اس ملک کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ ایسے ذرائع کا سد باب کرے جو پاکستان کے ساتھ نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ کسی بھی ملک سے تعلقات خراب کرنے کا سبب بنیں۔ جس کا واحد حل ہمارے نزدیک یہی ہے کہ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا فوری اضافہ کیا جائے اور صدر مملکت یا وزیر اعظم پاکستان نے وفد کے ارکان سے جو وعدے کئے ہیں انہیں جلد از جلد پورا کیا جائے۔

اس سلسلہ میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے آئندہ کے لئے یہ لائحہ عمل تیار کیا ہے کہ جب تک حکومت اپنا وعدہ پورا نہ کرے احتجاج جاری رکھا جائے آل پارٹیز مجلس عمل نے علماء کرام۔ خطباء حضرات اور مقررین سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعۃ الوداع اور عید کے موقعہ پر خاص طور پر اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ پر زور اجتماع کریں اور قرار دادیں پاس کر کے صدر، وزیر اعظم اور متعلقہ حکام کو بھیجائیں۔ یہ احتجاج اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک حکام وعدہ پورا نہ کریں۔

بقیہ : مرزا کی قرآن دانی

کتاب کرامات الصادقین کے صفحہ ۸ اور رسالہ پیغام صلح کے صفحہ ۴ پر ہے "وکلمۃ القٰھا الی مریم"

(۶۳) آیت قرآنی

"اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ۔ (پارہ ۸ رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"انّ اللّٰہ یعلم حیث یجعل رسالتہ" (پیغام صلح ص ۲)

(۶۴) آیت قرآنی

سورۃ روم، پارہ ۲۱ کے رکوع ۱۰ میں ہے "ظہر الفساد فی البر والبحر"

الفاظ مرزا قادیانی

رسالہ پیغام صلح (مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۸ء رفاہ عام پریس لاہور) کے صفحہ ۱۸ پر ہے "قد ظھر الفساد فی البر والبحر"

(۶۵) آیت قرآنی

سورۃ مریم پارہ ۱۶ کے رکوع ۱ میں ہے۔ "یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"

الفاظ مرزا قادیانی

رسالہ برکات الدعا کے صفحہ ۲۴ پر ہے "خدا تعالیٰ نے جو حضرت زکریا کو بشارت دے کر فرمایا۔ انا بشرناک بغلام حلیم"

نوٹ:۔ مسلمان لوگ مرزائیوں سے یہ سوال کریں کہ جو الفاظ مرزا قادیانی نے لکھے ہیں وہ الفاظ قرآن مجید کی کس سورت کس پارے اور کس رکوع میں ہیں۔

ماہِ رمضان! کیا کھویا کیا پایا

حافظ مشتاق احمد عباسی

اللہ جل شانہ وعم نوالہ کا کس قدر کرم ہے احسان ہے کہ ہم گنہگاروں کو ماہ رمضان جیسا عظیم بابرکت مہینہ عطا فرمایا۔ ایسا مہینہ جس میں نوافل کا ثواب فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہوتا ہے۔ وہ مہینہ جس میں ہر روز افطار کے وقت دعا کے قبول ہونے کا وعدہ ہے۔ ایسا مہینہ جس میں رات کا قیام گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ ایسا مہینہ جس میں ایک رات لیلۃ القدر ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ایسا مہینہ جس میں قرآن پاک جیسی کتاب ہدایت نازل کی گئی ہے۔ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ، مغفرت کا مہینہ، رحمت کا مہینہ، جنت حاصل کرنے کا مہینہ، دوزخ سے خلاصی حاصل کرنے کا مہینہ، قرآن پاک کی تلاوت کا مہینہ، وہ مہینہ جس کے استقبال کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے خوب تیاری فرماتے تھے۔ وہ مہینہ جس میں سوالی مسجد میں اعتکاف کر کے اپنی جھولیاں رحمت سے بھرتے ہیں۔ وہ مہینہ جس میں مصیبت زدوں کی فریاد رسی ہوتی ہے۔ وہ مہینہ جس میں مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔ وہ مہینہ جس میں رحمت الٰہی بارش کی طرح نازل ہوتی ہے۔ وہ مہینہ جس میں روزے داروں کے لیے دریاؤں، سمندروں کی مچھلیاں تک دعائیں کرتی ہیں۔ ذرا سوچیں ہم نے اس مہینہ میں کیا پایا اور کیا کھویا۔

خوب سوچیں! ہر شخص جو مسلمان اور حضورؐ کا نام لیوا ہے۔ ذرا سوچے کہ اس نے اس ماہ میں کیا کچھ حاصل کیا۔ کیا اس نے اس ماہ مبارک کی قدر دانی کی یا نہیں؟ کیا مسلمانوں کے ساتھ غم خواری و ہمدردی کی یا نہیں؟ کیا راتوں کو جاگ کر اللہ کو منایا یا نہیں؟ کیا اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کیے یا نہیں کیا قرآن پاک کی تلاوت کر کے دلوں میں سرور اور آنکھوں میں نور پیدا کیا یا نہیں۔ کیا شب قدر کی تلاش میں راتوں کو جاگا یا نہیں؟ کیا روزے داروں کو روزے افطار کرائے یا نہیں؟ اللہ کا خوف ڈر دلوں میں پیدا کیا یا نہیں۔ اپنی اصلاح کی یا نہیں، گناہوں سے توبہ کی یا نہیں؟ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے حقوق ادا کیے تو یہ مہینہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گا۔ روزہ اس کی شفاعت کرے گا ہم ذرا سوچیں کہ اللہ کی اس عظیم رحمت ماہ رمضان کے حقوق ہم نے ادا کیے یا نہیں؟ ہمارے دلوں کی کایا پلٹی یا نہیں؟ ہم نے آنکھوں کو بد نگاہی سے بچایا یا نہیں زبان کو گلے شکوے، غیبت، بدگوئی، چغل خوری، گالی گلوچ سے بچایا یا نہیں، کانوں کو گناہ کی باتیں سننے، غیبت گالی سننے، گانے باجے سننے سے بچایا یا نہیں۔ کیا ہم نے اپنے ہاتھوں کو ظلم سے محفوظ رکھنے کی مشق کی یا نہیں، رشوت لینے سے پرہیز کیا یا نہیں، پاؤں کو ناجائز جگہ جانے سے روکا یا نہیں۔ دل و دماغ کو غلط سوچنے سے بچایا یا نہیں؟

کیا ہم نے ماہ رمضان میں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ کیا ہم نے اپنے مال راہ خدا میں خرچ کیے؟ کیا عورتوں نے پردے کا اہتمام کیا؟ کیا بازاروں میں بن سنور کر جانے سے پرہیز کیا؟ کیا اکل حلال کی فکر کی۔ کیا اپنے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کی، آئندہ گناہ نہ کرنے کے عزم کیے۔ کیا قانون پر عمل کرنے کے عزم کیے۔ کیا ظلم سے توبہ کی، کیا شرک و بدعت و غلط عقائد سے توبہ کی؟

یہ ہیں وہ سوالات جن کے جواب زبان سے نہیں دلوں کی گہرائیوں سے ہر شخص سوچ کر دے۔ مجھے نہیں اللہ کو گواہ بنائے۔ اللہ کے سامنے ہر شخص جواب دہ ہے۔ اللہ کو ہمارا پوشیدہ و ظاہر سب معلوم ہے۔ اللہ کے حضور کسی کا مکر و فریب نہیں چل سکتا۔ اگر ہم نے اللہ کو پالیا تو سب کچھ پالیا اور اگر اللہ کو ناراض کر کے ساری دنیا بھی پالی تو بھی سب کچھ کھو دیا۔ اللہ سے مانگنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا یہ وہ دربار ہے جہاں ناکامی اور مایوسی نہیں۔ ماہ رمضان اگر غفلت میں گزر گیا تو بھی اب وقت اصلاح ہے توبہ کر لیں اپنے گناہوں پر نادم ہوں لیں اللہ کریم رحیم الرحمٰن ہے وہ سب گناہ معاف کر سکتا ہے۔ اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں بشرطیکہ اس سے مانگا جائے۔ اس کے سامنے جھکا جائے۔ اللہ پر یقین و اعتماد رکھا جائے تو دنیا و آخرت کی مرادیں پوری ہوں گی۔ ورنہ خسر الدنیا والاخرۃ دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔

یاد رکھیں اگر ہم اسی طرح اللہ کی نافرمانیوں منہمک رہے، لذات میں مدہوش رہے۔ فکر دنیا میں کھوئے رہے۔ تو اللہ پاک اپنی حجت تمام کرنے کے بعد ایسی گرفت فرمائے گا شاید نام و نشان بھی نہ رہے۔ قرآن پاک میں سابقہ قوموں کی ہلاکتوں کو بیان فرمانے کے بعد اللہ فرماتے ہیں اے عقلمند و عبرت حاصل کرو۔ یہ قرآن کوئی قصے کہانیوں کی کتاب نہیں بلکہ یہ تو ضابطہ حیات دستور زندگی ہے۔ اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لو۔ ورنہ کہیں تمہارا بھی وہی حشر نہ ہو جو سابقہ قوموں کا ہوا۔ اس لیے کہ اللہ کا قانون وہی ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں اور نہ ہی کوئی تبدیلی لا سکتا ہے۔

ماہِ شوال کے روزے اور انکی فضیلت

ماہ شوال بھی حج کے مہینوں میں سے ایک ہے یہ مبارک مہینہ ہے جسے ماہ فطر بھی کہا جاتا ہے۔ یکم شوال کو عید کا دن گناہوں کی مغفرت کا دن ہے۔ اس دن کو عید یعنی خوشی کے اعادے کے کہا جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار جو عید کے دن دعا کرتے ہیں وہ دعا قبول ہوتی ہے اور روزے داروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں (بیہقی شعب الایمان) ماہ شوال کے چھ روزے مسنون ہیں حضرت ابو ایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے رمضان کے روزے رکھ کر شوال کے چھ روزے رکھے اس نے گویا سال بھر روزے رکھے اگر ہمیشہ ایسے ہی

روزے رکھے تو گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے (مسلم)

مولانا عاشق الٰہی صاحب فرماتے ہیں اس مبارک حدیث میں رمضان مبارک گزرنے کے بعد ماہ شوال میں چھ نفل روزے رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کا ثواب عظیم بتایا گیا ہے ثواب دینے کے بارے میں اللہ پاک نے یہ مہربانی فرمائی ہے کہ ہر عمل کا ثواب کم از کم دس گناہ مقرر فرمایا ہے جب کسی نے رمضان کے تیس روزے رکھے اور پھر چھ روزے اور رکھ لیے تو یہ چھتیس روزے ہو گئے۔ چھتیس کو دس سے ضرب دینے سے تین سو ساٹھ ہو جاتے ہیں۔ قمری کے حساب سے ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے۔ لہٰذا چھتیس روزے رکھنے پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین سو ساٹھ روزے شمار ہوں گے۔ اور اس طرح پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اگر ہر سال کوئی شخص ایسا ہی کر لیا کرے تو وہ ثواب کے اعتبار سے ساری عمر روزے رکھنے والا مان لیا جائے گا۔ اللہ اکبر! بے انتہا رحمت اور آخرت کی کمائی کے اللہ پاک نے کیسے بیش بہا مواقع دیے ہیں۔

فائدہ: اگر رمضان کے روزے چاند کی وجہ سے انتیس ہی رہ جائیں تب بھی یہ تیس ہی شمار ہوں گے کیونکہ ہر مسلمان روزے دار کی نیت ہوتی ہے کہ اگر چاند نظر نہ آئے تو تیسواں روزہ بھی رکھے گا۔ اس اعتبار سے انتیس روزے رمضان کے اور چھ عید کے کل پینتیس روزے رکھنے سے پورے سال روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔

شوال کے روزوں میں تسلسل ضروری نہیں

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ روزے عید کے دن کے بعد فوراً مسلسل رکھے جائیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ضروری نہیں بلکہ روزوں کے درمیان وقفہ کر سکتے ہیں۔ اس میں یہ سہولت ہے کہ پورے ماہ شوال میں بے شک وقفے سے پورے کر لیے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں سبحان اللہ! اللہ کی طرف سے بندوں پر کیسی کیسی مہربانیاں ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس شخص اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق حائل کر دیں گے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہو گی (ترمذی)

فائدہ خوش قسمت و سعادت مند ہیں وہ لوگ جو اللہ کی ان کرم نوازیوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار و پرسکون ہوتی ہے اور آخرت کی کامیابی بھی حاصل ہو گی۔ بدقسمت و محروم ہیں وہ لوگ جو اللہ کے اس دریائے کرم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

مشہور جنگ احد ماہ شوال میں ہوئی

تاریخ اسلام ابتداء ہی سے مسلمانوں کی جہد مسلسل سے روشن و تابناک ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتے تھے۔ ان جانثاروں کو کبھی میدان بدر میں لایا جا رہا تھا کبھی احد پہاڑ کی جانب۔ اللہ کی اس عظیم جماعت کے لیے جس کو قرآن پاک میں حزب اللہ کہا گیا ہے نہ مال جہاد کے لیے رکاوٹ بنتا تھا نہ بال بچے نہ موسم و حالات وہ ہر وقت نام خدا پر گردن کٹوانے کے لیے تیار تھے۔ جنگ احد میں مسلمانوں کو خوب آزمایا گیا۔ یہی وہ جنگ ہے جس میں خود ہادی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ یہ وہ جنگ ہے جس میں آپ کے عم مکرم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اسی جنگ میں تقریباً ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش کیا۔ ستر زخمی ہوئے۔ اس جنگ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبات قابل دید تھے۔ کوئی جانثار کہہ رہا تھا کہ مجھے احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ کوئی پروانہ کہہ رہا تھا فزت ورب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوا۔ اسی جنگ میں حضور ﷺ اپنے ایک پروانے نوجوان حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر دے رہے تھے اور فرما رہے تھے ارم یا سعد فداک ابی وامی۔ اے سعد خوب تیر برسا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اسی جنگ میں خوش ہو کر آقا حضور ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا سید الشہداء حمزہ۔ شہیدوں کے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ کا نکاح و رخصتی ماہ شوال میں ہوئی

صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی ماہ شوال میں ہوا اور رخصتی بھی اسی ماہ میں ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام المومنین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح کر دیا۔ کتاب الحقائق میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ نے عائشہ کے ساتھ میرا نکاح آسمان پر کر دیا اور فرشتوں کو عقد کا گواہ بنایا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے اور چالیس روز تک جنت کے دروازے کھلے رکھے (بحوالہ نزہۃ المجالس) حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ ایک طرف اگر حضور ﷺ کی تمام ازواج مطہرات اور جملہ عورتوں کا علم جمع کر لیا جائے اور دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم جمع کر لیا جائے تو بھی حضرت عائشہ کے علم کا پلڑا بھاری رہے گا۔

نزہۃ المجالس میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کے نکاح کے لیے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا اور فرمایا کہ اللہ نے عائشہ سے آسمان پر میرا نکاح کر دیا تم زمین پر کر دو۔ حضرت عائشہ صدیقہ پر جب منافقین نے بہتان لگایا تو اللہ نے عائشہ صدیقہ کی عفت و پاکدامنی پر سورۂ نور نازل فرمائی۔ حضرت عائشہ بہت جید عالمہ عابدہ، فقیہہ، سخی و کریم تھیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ بنا۔ اللہ تعالیٰ حب صحابہ و ازواج مطہرات و اہل بیت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

گھر بیٹھے عربی سیکھئے
آپ قرآن و حدیث کو سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہیں یا عرب ممالک
پتہ: ادارہ فروغ عربی پاکستان

عید الفطر اور صدقۃ الفطر

محمد اقبال، حیدرآباد

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ بدر میں عرب کی سب سے بڑی قوت کو شکست دے کر اور ایک تاریخ ساز معرکہ کر کے واپس مدینہ تشریف لائے تھے اور مطمئن و خوشدل بھی تھے لیکن آپؐ کی شخصیت میں وہی وقار اور جمال و جلال، انداز میں وہی فقر و غنا اور مزاج میں وہی تواضع و انکسار تھا جو پہلے تھا۔ آپؐ تشریف لائے تو مدینے کی فضا خوشیوں سے جگمگا اٹھی۔ مسلمان بجا طور پر خوش تھے کہ انہیں قریش کے مقابلے میں فتح ہوئی تھی وہ امتحان وفا میں پورے اترے تھے لیکن ان کی خوشی میں رنگ تقویٰ نمایاں تھا۔ گھر گھر میں حمد و ثنا اور تسبیح و تکبیر کے مترنم نغموں کی پر کیف گونج تھی اور صدقات و خیرات کا بازار گرم تھا۔ مسلمان ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے خوشی سے مصافحہ و معانقہ کرتے اور سجدہ شکر بجا لاتے۔ یہ تھا مجاہدین کا جشن فتح۔ اسلامی ثقافت کی ایک امتیازی خوبی یہ تھی کہ وہ رنگ لہو و لعب اور نشاط غفلت سے نا آشنا تھی بہرحال ابھی آپؐ نے بدر سے واپس آ کر دم بھی نہ لیا تھا کہ اطلاع ملی کہ بنی سلیم الکدر میں مدینے کو تاخت و تاراج کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ فوری اقدام اور دشمن کو غفلت و بے خبری میں جا لینا آپؐ کا اصول جہاد تھا چنانچہ آپؐ نے حضرت سباع بن عرفطہ غفاریؓ ( ) کو مدینے کا نگران مقرر کیا اور خود مجاہدین کے ایک دستے کو لے کر اس فتنے کو فرو کرنے کے لیے الکدر پہنچ گئے۔ عرب میں شبخون یا چھاپہ مارنے کا عام رواج تھا۔ لہٰذا دشمن سے باخبر و ہوشیار رہنا اور حملہ و فرار کی راہوں کو نگاہوں میں رکھنا ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی چنانچہ بنو سلیم کو آپؐ کی پیش قدمی کی اطلاع مل گئی اور وہ آپؐ کے اس غیر متوقع اور ناگہانی اقدام سے اس قدر مرعوب و سراسیمہ ہوئے کہ منتشر ہو کر پہاڑوں میں روپوش ہو گئے۔

آپؐ نے حسب معمول تین دن وہاں قیام فرمایا اور دشمنوں کے دلوں پر دھاک بٹھا کر مدینے مراجعت فرمائی۔

آپؐ مہم الکدر سے واپس تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مسلمانوں کے لیے دو ثقافتی ارمغان عطا کئے، صدقۃ الفطر اور عید الفطر۔ بنی نوع انسان کو اور مسلمانوں کو بالخصوص جشن مسرت منانے کے لیے آداب سکھانے کے لیے عید الفطر اور صدقۃ الفطر کے احکام نازل ہوئے۔ عیدین اسلامی ثقافت کے دو مظاہر ہیں۔ دو جشن مسرت ہیں اور دونوں ہی رنگ حسن و تقویٰ سے مزین ہیں۔ بہرحال مسلمانوں کی یہ پہلی عید تھی جو عید فتح بھی تھی اور عید آزادی بھی۔ یہ عید جو جشن فتح بھی تھی۔ کیا تھی؟ مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ تشکر و عبودیت!

دنیا کی ہر قوم تہوار رکھتی ہے اور اپنی امکانی حد تک اسے شاندار طریقے سے مناتی ہے۔ پارسیوں میں نوروز اور مہرجان کی عیدیں ہیں۔ عیسائیوں میں کرسمس اور بڑے دن وغیرہ کے نام سے عید ہے۔ ہندوؤں میں ہولی دیوالی وغیرہ کے نام سے عید ہے۔

غیر مسلموں کی خوشیوں میں اور مسرتوں کی تقریبات میں شراب نوشی بے حیائی اور بدکرداری کے جو شرمناک مظاہرے ہوتے ہیں محتاج تذکرہ نہیں۔ عورتوں اور مردوں کا بے حجابانہ اور بے باکانہ میل ملاپ۔ ناچ گانا۔ زنا۔ یہ سب کچھ غیر مسلموں کے خوشی منانے کے طریقے ہیں۔ یہ غیر مسلموں کی تہذیب ہے۔ ہندوؤں کا تہوار ہو یا نصاریٰ کی کرسمس ہو۔ جو چاہو کرو۔ مادر پدر آزادی ہے۔ ایک مسلمان قوم اور ملت اسلامیہ کے فرد کی حیثیت سے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ عید الفطر کی اسلامی تقریب کو نہایت عزت و وقار اور اس کے شایان شان طریقے سے منائیں اور کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں جو اسلامی احکام کے خلاف ہو اور جس کے باعث اسلامی تہذیب دنیا میں باعث تضحیک بنے۔

عید پر ایک رواج عید کارڈوں کا چل پڑا ہے خیر یہاں تک تو خیریت تھی کہ خط لکھنے کی بجائے اعزہ و احباب کو مطبوعہ عید مبارک بھیج دی۔ مگر اس کو مسلمانوں کی عید یا اسلام کے مزاج کے ساتھ کیا مطابقت ہے کہ کارڈ وہ پسند کیے جاتے ہیں جن پر نیم عریاں نوجوان مرد و عورت کی فوٹو ہو۔ مردانہ اور نسوانی ہاتھ مصافحہ کر رہے ہوں۔ جنسی شہوانی اشعار ہوں۔ فلمی ایکٹریسوں کی تصویریں ہوں۔ کیا یہ کوئی ہندو کا تہوار ہے یا نصاریٰ کی کرسمس؟

حضرت حسن بصریؒ جلیل القدر تابعی بزرگ ہیں۔ بڑے بڑے صحابہؓ کی زیارت کی اور ایسے زمانہ میں تھے کہ جب قدم قدم پر علماء صلحاء موجود تھے، محدثین اور ائمہ کے گروہ تھے۔ ایک دن کسی نے سوال کیا۔ حضرت! صحابہؓ کیسے تھے؟ فرمایا کہ اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو دیوانے ہیں اور اگر وہ تمہیں دیکھیں تو کہیں کہ ان کو اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ ذرا غور فرمائیے کہ حسن بصریؒ اس زمانہ میں یہ بات کہہ رہے ہیں جس میں صحابہؓ کی زیارت کرنے والے لاتعداد لوگ موجود تھے۔ اگر حسن بصریؒ آج ہمارے اعمال و افعال کو دیکھتے تو نہ جانے ان کا کیا تاثر ہوتا۔

مسلمان فوج بیت المقدس میں داخل ہو رہی ہے، عیسائیوں نے نوجوان عورتوں کو حکم دیا کہ تم بناؤ سنگھار کر کے اپنے حسن و جمال کی نمائش کرو۔ یہ خانہ بدوش لوگ تمہارے حسن کی تاب نہ لا سکیں گے اور تمہاری غمزہ و ادائیں ان کو شکار کر لیں گی۔ مسلمان سپہ سالار کو معلوم ہوا تو انہوں نے فوج کو حکم دیا کہ شہر میں داخلے کے وقت نگاہیں نیچی رکھنا مبادا کسی محرم عورت پر نظر پڑ جائے۔ کیا مجال کسی مرد مومن کی آنکھ نے خیانت کی ہو اور اپنے سالار کے حکم سے سرتابی دکھائی ہو۔

اور آج اسی امت کے افراد اس وقت تک کسی چیز کو استعمال نہیں کرتے جب تک اس پر عورت کا خوبصورت فوٹو نہ ہو۔ کون سا اشتہار ہے جس پر عورت کی تصویر نہیں اور کون سا مقام ہے جہاں حوا کی بیٹی کی نمائش نہیں اور یہ اس امت کا حشر ہے جس کے نبی نے دشمن کی بیٹی کے چہرے کو اپنی چادر سے ڈھانپ دیا تھا اور فرمایا تھا۔ بیٹی، بیٹی ہے چاہے کافر کی ہو۔

اسلام کا فلسفہ حیات یہ ہے کہ غم ہو یا خوشی۔ صلح ہو یا جنگ۔ عید ہو شب برات ہو نہ بھولو کہ تم کون ہو۔ تمہیں گمراہ دنیا کی ہدایت و رہنمائی کا مقدس فریضہ سونپا گیا ہے۔ تم دنیا میں نیکی کا حکم کرنے اور برائیوں سے منع کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔

رمضان کے بعد عید آتی ہے جس میں رمضان المبارک کے روزوں کو صبر و استقامت کے ساتھ پورا کرنے کی خوشی میں دو رکعت نماز بطور شکرانہ واجب ہے اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ عبادت میں پورا اترنے کی خوشی میں اچھا کھاؤ، اچھا پہنو، خوشبو لگا کر باہر میدان میں نکل کر اس اللہ کی بڑائی بیان کرو جس نے تمہیں ایک مہینہ صبر و شکر کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دی اور اگر مالدار ہو تو اللہ کی راہ میں خیرات بھی کرو۔ روزہ ایک عبادت تھی جس کا علم یا تو روزہ رکھنے والے کو تھا یا پھر اس کو جس کے لیے روزہ رکھا گیا۔ مگر روزوں کے اختتام پر ایک ایسی عبادت مقرر کی گئی جو اکیلے ادا ہو ہی نہیں سکتی اس کے لیے اجتماع و اتحاد کو لازمی قرار دیا گیا۔ حکم یہ ہے کہ سب مل کر اللہ کی حمد و ثنا کرو۔ روزہ میں صبر و ضبط کا مظاہرہ تھا تو یہاں نظم و ضبط کی شان پیدا کی گئی۔ اسلام کے دوسرے احکام کی طرح اس خوشی کے دن بھی اللہ کی یاد ہے۔ اللہ ہی کی بڑائی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

مگر مسلمان خیال کرتے ہیں کہ روزوں میں جتنی پابندی کی تھی آج اتنی آزادی برتو۔ چوبیس گھنٹے فلمیں چلتی ہیں۔ ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے لمبی لمبی قطاریں لگتی ہیں۔ لہو و لعب کے پروگرام بنتے ہیں جنہوں نے سارا سال سینما نہ دیکھنے کا روزہ رکھا تھا آج ان کی بھی افطاری ہے اور خراماں خراماں پکچر دیکھنے جا رہے ہیں۔ بچے کی ماں کہتی ہے کہ جانے دو۔ بچے کو بالکل ہی مولوی بنا دو گے۔ برس کے بعد تو یہ دن آیا ہے آج بھی خوشی نہیں کرنے دو گے۔ باپ سوچتا ہے کہ ٹھیک تو کہتی ہے اور خاموش ہو جاتا ہے۔ والدہ پیار اور چاہ سے بیٹے کو پیسے دیتی ہے اور ہونہار بیٹا اچھلتا کودتا سینما میں جا پہنچتا ہے۔ ریڈیو پر فلمی گانوں اور فحش گیتوں کی بھرمار ہے گلی کوچوں میں تماشے اور میلے لگتے ہیں یہ اس قوم کی خوشی کا دن ہے جس نے ایک ماہ تک اطاعت خداوندی کا سبق سیکھا ہے اور وہ قوم مسرت میں اگلے پچھلے تمام نیک اعمال کو عید کی بھینٹ چڑھا رہی ہے جس کو خدا نے سب سے بہتر امت کہہ کر پکارا ہے۔

بارگاہ صمدیت میں عیسیٰ ابن مریم نے عرض کیا۔ اے اللہ! اے ہمارے پالنے والے۔ ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو۔ ہمارے اگلے پچھلوں کی (یہ) عید اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں، پھر اب جو تم میں کفر کرے گا تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہانوں میں کسی پر نہ کروں گا۔ (ترجمہ سورہ مائدہ)

مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے جب اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا، قوم نے صلاح مشورہ کر کے نبی کو کہا کہ ہم آپ کی دعوت حق قبول کرنے کو تیار ہیں مگر ہماری ایک شرط ہے کہ اپنے رب سے کہو کہ پکے پکائے لذیذ آسمانی کھانے اتار کر ہماری مہمانی کرے۔ مہمانی ایسی عید ہو کہ اگلے اور پچھلے لوگ اسے یادگار نشانی سمجھیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ اے مولا! میری قوم کہتی ہے آسمان سے رنگا رنگ اور لذیذ خوان اتار کر ہماری عید بنا دو ایسی عید کہ یہ نہ کسی پہلی قوم کو نصیب ہوئی اور نہ آنے والی قوم کو ہو۔ رب کریم نے قبول فرماتے ہوئے کہا کہ ہمارے لیے یہ کوئی مشکل نہیں۔ ہم ایسا کر دیتے ہیں مگر ہماری قدرت کا یہ قانون ہے کہ اگر انہوں نے کفران نعمت کیا یعنی سابقہ برائیوں کو ترک کر کے دائمی توبہ پر کاربند نہ ہوئے تو ہم بھی ایسا عذاب دیں گے جو صرف انہیں کے لیے مختص ہوگا۔ نہ ایسا عذاب ہم نے کسی پہلی قوم کو دیا اور نہ آئندہ کسی کو دیں گے۔

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ جب اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں تو شکر گزاری بھی چاہتے ہیں اور اس نعمت کی دائمی قدر بھی کرنا چاہتے ہیں اگر کفران نعمت کریں گے تو یہ انعامات عذاب الیم میں بدل دیے جائیں گے۔ گویا کہ کفران نعمت عذاب بن جایا کرتا ہے۔

مسلمانوں کی عید صرف خوان نعمت سے تعلق نہیں رکھتی۔ ایسی عید صرف مذاہب باطلہ کی ہوتی ہے۔ عقل کے اندھے اور پیٹ کے پجاری جو ناعاقبت اندیش ہوتے ہیں۔ صرف وہی کھانوں کا دسترخوان طلب کرتے ہیں۔ غلامان مصطفیٰؐ تو جنگ بدر میں نصف کھجور پہ قناعت کر کے کفار کو جہنم واصل کرتے ہیں۔

عید بندگی حق اور خدمت خلق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ عید اس کی ہے جو خدا سے ڈرا اور (اس کی طرف جھکا) نہ کہ اس کی جس نے نئے اور عمدہ کپڑے پہن لیے“ عید کا حاصل۔ ذکر الٰہی عبادت ربانی خدمت خلق اللہ روح اجتماعیات دنیا میں رہ کر آخرت کو نہ بھولنا حضرت علیؓ نے عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”نئے کپڑے پہن لینے سے عید نہیں ہوتی عید تو اس کی ہے جو اپنے رب سے ڈر کر قیامت کے دن سے خوفزدہ ہو کر ہمیشہ کے لیے وعید حاصل کرے“

ہمارے ہاں رواج ہے کہ عید کے دن نئے کپڑے پہن کر بازاروں اور بارونق جگہ پر پھرنا اور دکھاوا کرنا عید کے لوازمات میں شامل سمجھا جاتا ہے نوجوان طبقہ تو اپنی نوک پلک سنوار کر کہیں سرراہ بیٹھ جاتا ہے۔ جہاں سے دختران ملت کا گزر عام ہوتا ہے ان پر آوازے کسنا عید کا مقصد بن گیا ہے۔

”محض خوشبو سے معطر ہونے والے کی عید نہیں۔ عید تو اس کی ہے جس نے توبہ کی اور پھر گناہ نہ کیا خوشبو لگانا سنت ہے مگر یہاں یہ فرمایا گیا کہ محض رسمی طور پر خوشبو لگا کر گلیوں اور بازاروں میں پھرنا اور بری نیت کرنا ایسی خوشبو لگانا خلاف سنت ہے۔ خوشبو لگانا اس کے لیے باعث سعادت ہے جو گناہ سے پرہیز کرے اور تائب ہو۔

”عید اس شخص کی نہیں جس نے دیگیں چڑھائیں بلکہ عید اس کی ہے جسے ہمیشہ کے لیے نیکی کی توفیق مل جائے۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

آنجہانی سوویت یونین کی مسلم ریاستیں

جن سے دُنیا ناواقف ہے۔

اس وقت سوویت یونین میں مسلمانوں کی آبادی کوئی ۶ کروڑ کے قریب ہے لیکن باہر کی دنیا کو ان کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ ابھی تک وہ کمیونسٹ پارٹی اور کے جی بی کے آہنی شکنجوں میں ایسے جکڑے ہوئے تھے کہ ان کے لئے آزادی کا تصور کرنا بھی محال تھا تاہم ان کے سلسلہ میں کچھ خبریں مل ہی جاتی تھیں جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہاں اندر ہی اندر لاوا پک رہا ہے۔ وہ جلد از جلد غلامی کے اس جوئے کو اتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ وہ آزاد فضا میں سانس لینے کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے طویل دور استبداد نے بھی ان کی دینی حمیت کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کی۔ صدر گورباچوف کے پریسترائیکا اور گلاسنوست نیز دیگر عیسائی جمہوریتوں کی آزادی نے ان میں بھی یہ حوصلہ پیدا کر دیا کہ وہ اگر جد و جہد کریں تو آزادی حاصل کر سکتے ہیں اور پولینڈ کی طرح انھیں بھی کمیونسٹ پارٹی سے نجات مل سکتی ہے۔

سوویت یونین ۱۵ جمہوریتوں پر مشتمل تھا کمیونسٹ انقلاب کے وقت آٹھ میں مسلمان اکثریت میں تھے۔ ان مسلم علاقوں کو کمیونسٹوں نے اپنے قبضہ میں جس طرح کر لیا ہے اس کی کہانی بڑی دردناک ہے۔ ابتدا میں تو ان کمیونسٹوں نے ایسا رویہ اختیار کیا جس سے لگتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے بڑے ہمدرد دوست اور خیرخواہ ہیں۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۷ء کو لینن اور اسٹالن کے مشترکہ دستخطوں سے جو اقرار نامہ کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے جاری کیا گیا تھا اس میں اس کا وعدہ بھی کیا گیا تھا، اس میں کہا گیا تھا۔

روس کی تمام مسلمانوں کو خواہ وہ ولگا کے تاتار ہوں یا کریمیا کے باشندے سائبیریا یا ترکستان کے، قفقاز ہوں یا قفقاز کے ترک جرغ کے رہنے والے ہوں یا کوہ قفقاز کے بسنے والے ہوں ان سب کو یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ ان کے عقائد، ان کی روایات، ان کی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں پر ظالم زاروں کا جو قبضہ تھا وہ آج کے دن سے مکمل طور پر آزاد ہیں اور مستقبل میں ان کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ آج کے دن سے وہ اس کیلئے بالکل آزاد ہیں کہ وہ اپنی قومی زندگی کی از سر نو شیرازہ بندی کریں۔ ان کے معاملات میں کوئی بیرونی مداخلت نہیں ہوگی۔

اس سے قبل ۱۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو لینن اور اسٹالن کے دستخطوں کے ساتھ کمیونسٹ حکومت نے ایک اور اعلان کیا تھا جس میں کہا گیا تھا:

سوویت روس کی تمام قوموں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس وقت چاہیں اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہیں ان کو اس کا اختیار ہے کہ وہ یونین سے علاحدہ ہو جائیں اور اپنی مکمل آزادی کا اعلان کر دیں، وہ اس کو بھی مجاز ہیں کہ وہ تمام قومی اور مذہبی امتیازات کو ترک کر دیں۔

(کمیونسٹ گورنمنٹ گزٹ ۲۳ اور ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء)

وہ حقیقت سے اچھی طرح واقف تھے کہ ان کے انقلاب کو اگر کہیں سے گزند پہنچ سکتی ہے تو وہ یہی مسلم ریاستیں ہیں اسی وجہ سے اس اعلان کے دوسرے ہی سال انھوں نے مسلم ریاستوں پر چڑھائی کر دی اور ان پر قبضہ کر لیا۔ ہم ذیل میں مسلم ریاستوں پر سوویت حملوں اور قبضہ کے بعد کیے گئے مظالم کا مختصر حال قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

سوویت یونین کی مسلم اکثریتی ریاستیں اس طرح ہیں:

(۱) ازبکستان (۲) تاجکستان (۳) آذربائیجان (۴) اجارجیا اور آرمینیا (۵) قازقستان (۶) کرغیزیہ (۷) تاتار و باشکر (۸) کاکیشیا (قفقاز) (۹) کریمیا۔

جمہوریہ ازبکستان

ازبکستان کا کل رقبہ [illegible] مربع میل ہے اور آبادی ایک کروڑ ہے۔ ازبک مسلمان کا تناسب ۸۰ فی صد ہے تاشقند اس کا دارالسلطنت ہے۔ سمرقند اس جمہوریہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ بخارا، فرغانہ، قشقا دریا اور سورخان اس جمہوریہ کے چند صوبے ہیں اس علاقے نے بڑے بڑے ناموروں کو پیدا کیا ہے جن میں محدث، فقیہ، فلسفی اور ریاضی داں اطباء اور ماہرین علم نجوم شامل ہیں۔ ازبکستان میں روس کی ۶۰ فی صد سوت پیدا ہوتی ہے بخارا اعلیٰ درجہ کی قالین تیار کرنے کا مرکز ہے جبکہ خیوہ اون اور بھیڑ بکریوں کیلئے مشہور ہے۔ اسلام کی کرنیں یہاں اموی دور میں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں آٹھویں صدی عیسوی میں پہونچیں مشہور مسلم سپہ سالار قتیبہ بن مسلم باہلی نے ۷۰۹ عیسوی میں ۹ سال کی مسلسل معرکہ آرائی کے بعد اس علاقہ کو خلافت اسلامیہ کا ایک حصہ بنایا تھا۔ اس فتح کے بعد یہاں کی سرکاری زبان عربی قرار دے دی گئی۔ اس کے بعد پھر کوئی بارہ سو سال تک یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ کا اٹوٹ حصہ رہا۔ بخارا، خیوہ، اوزق اور خوقند کے صوبے اس علاقہ میں قائم ہوئے۔ ۱۹ ویں صدی عیسوی میں ازبکستان پر روس زاروں کا قبضہ ہو گیا اور ۱۹۱۷ء میں زار کی حکومت کا خاتمہ ہوا مسلمانوں نے سمرقند خوقند اور بخارا میں آزاد ریاستیں قائم کر لیں جو کمیونسٹوں سے آئندہ پانچ برس تک وہ برسرپیکار رہیں۔ ۱۹۲۲ء میں سمرقند میں ایک کل ترکستان اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اتفاق رائے سے ترکستان کو آزاد ریاست قرار دے دیا گیا لیکن کمیونسٹوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ سرخ فوج نے ایم فرونزر کی سرکردگی میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا آغاز کر دیا اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ مہم بھی شروع ہو گئی۔ علماء کو سب سے پہلے نشانہ بنایا گیا اور لوگوں کو خریدنے کی کوشش بھی تیز کر دی گئی۔ تمام مذہبی ادارے بند کر دیئے گئے اور نماز جنازہ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہوئے پائے گئے ان پر بھاری جرمانہ لگا دیا گیا مدارس بند کر دیئے گئے اور علماء کو سخت سزائیں دی گئیں۔ ان کو ختم کر دینے کے مختلف طریقے اختیار کر لئے گئے مثلاً ان کو بیگار کیمپوں میں جبراً ڈال دیا گیا جس سے گلو خلاصی کی کوئی صورت ممکن

نہیں تھی۔ ایک وقت میں ترکستان میں سات ہزار کے قریب مدرسے تھے لیکن آج ڈھونڈنے سے بھی کوئی ایک شاید ہی ملے تو شلسٹ علماء کی ایک پوری کھیپ کی کھیپ تیار کی گئی اور نئی نسل کو اس کی اباحتی تہذیب کی ڈگر پر ڈال دیا گیا۔ مسلم علاقوں میں شراب کی ندیاں رواں ہو گئیں عربی رسم الخط کو پہلے تو لاطینی سے تبدیل کیا گیا پھر بالآخر روسی رسم الخط نے اس کی جگہ مستقلاً لے لی اس طرح سے مسلمانوں کا قرآن و حدیث سے رشتہ کاٹ دیا گیا۔

دوسری عالمی جنگ میں جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو کمیونسٹوں نے مذہب کے سلسلے میں اپنی پالیسی میں کچھ نرمی کی اور مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کیا۔ ماسکو نیشنل میوزیم میں آج بھی مسلمانوں کے وہ پرچم دیکھے جا سکتے ہیں جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے لیکن یہ نرمی عارضی تھی جنگ کے خاتمہ کے بعد مصائب کا وہی دور پھر لوٹ آیا۔

جمہوریہ تاجکستان

تاجکستان کی سرحد افغانستان سے ملتی ہے بلکہ اس کا کچھ حصہ افغانستان میں بھی پڑتا ہے اور تاجک مسلمانوں کا تناسب ۸۰ فی صد ہے، دوشنبہ اس کی راجدھانی ہے، اس کا روسی نام اسٹالن آباد ہے، لینن آباد اور خورستا اس کے دوسرے بڑے اہم شہر ہیں شیخ یعقوب چرخی جو شیخ خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ کے مریدوں میں سے تھے یہیں دوشنبہ میں مدفون ہیں یہ پورا علاقہ صوفیاء کے زیر اثر تھا۔ افغانستان سے پہلے یہاں اسلام کی روشنی پہنچی تھی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں جب یہاں اسلام کا پیغام پہنچا تو پوری کی پوری آبادی نے آغوش اسلام میں پناہ لے لی۔ ایک مصری مورخ ڈاکٹر عبدالرحمان ذکی کے بقول صرف ایک دن میں تاشقند اور فاراب کے دو لاکھ خاندان نے اسلام قبول کیا زاران روس نے انیسویں صدی میں اس علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

۱۹۱۷ء میں زار روس کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو مسلمانوں نے پھر دوبارہ تسلط حاصل کر لیا ابتداء تو کمیونسٹوں نے کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی لیکن جیسے ہی انھیں اقتدار حاصل ہوا انھوں نے ترکستان کی طرح تاجکستان پر بھی ہلہ بول دیا، مساجد کا نشانات تک مٹا دیا گیا۔ بالآخر ۱۹۲۹ء میں یہ علاقہ بھی سوویت یونین کا حصہ بن گیا۔ تاجک زبان بولنے والے روس اور افغانستان دونوں جگہ آباد ہیں آمو دریا اس آبادی کو دو حصوں میں منقسم کرتا ہے اس کے ایک پہلو میں افغانستان تاجک ہیں اور دوسرے پہلو میں روسی تاجک ہیں۔ جہاد افغانستان کے دوران روسی تاجک فوجیوں کا جب افغانستان کے مسلمانوں سے رابطہ قائم ہوا تو ان میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور ان میں ایک طرح کا اضطراب پیدا ہونے لگا جب روسی حاکموں کو اس نئی صورت حال کی خبر ہوئی تو فوراً انھوں نے روسی تاجک فوجیوں کو واپس بلا لیا اور ان کی جگہ یورپی فوجیوں کو تعینات کر دیا گیا تھا جو مقامی زبان تک سے ناواقف تھے پھر جب افغان مجاہدین نے آمو دریا کے اس پار واقع روسی فوجیوں کے کیمپوں پر حملے شروع کئے تو وہاں آباد مسلمانوں میں روسیوں کے خلاف ایک طرح کی نفرت پیدا ہو گئی اور اس نے ان میں آزادی کی ایک روح پھونک دی۔

جمہوریہ ترکمانیہ

ترکمانیہ کا رقبہ ۱،۲،۹۹ مربع میل اور آبادی ۲۵ لاکھ ہے جن میں ۹۰ فی صد مسلمان ہیں عشق آباد اس کی راجدھانی ہے چنانچہ بالکل اور مرو جس کا جدید نام ماری ہے، مسلم تہذیب و تمدن کے مراکز ہیں۔ شیخ بریدہ بن حاکم رضی اللہ عنہ کے قدم بھی یہاں آئے تھے کئی مشہور و معروف محدثین کا بھی یہ علاقہ مسکن رہا ہے۔ ماری کی ہمدانی مسجد تاریخی عمارتوں میں سے ایک ہے جو شیخ یوسف ہمدانی کے نام پر ہے موصوف نے ترکستان کو بیرونی قبضوں سے بچائے رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے ان کے علاوہ بھی متعدد علماء یہاں پیدا ہوتے ہیں۔

آٹھویں صدی عیسوی میں یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ کا حصہ بنا اور انیسویں صدی میں زار کے حملہ تک یہ اس کا حصہ رہا۔

کمیونسٹ انقلاب کے فوراً بعد یہاں ترکستان کی ایک آزاد ریاست وجود میں آگئی لیکن جلد سرخ فوج نے اسے تہ و بالا کر دیا اور پھر یہ علاقہ سوویت یونین کا حصہ بن گیا بعد ازاں اسے جمہوریہ ترکمانیہ کا نام دے کر یہاں کمیونسٹ حکومت قائم کر دی گئی۔ علماء کو بیگار کیمپوں میں بھیج دیا گیا اور الحاد کی تعلیم دینے کے لئے تنخواہ دار معلمین کا تقرر ہو گیا۔ صرف ۱۹۵۴ء میں ایک سال کے دوران اس علاقہ میں کوئی [illegible] مخالف مذہب جلسے کرائے گئے مسلمانوں کو یا ایک رجعت پرست اور علاقائیت پسند کے نام سے پکارا جانے لگا۔ کسی مسلمان کو کسی وقت بھی باغی قرار دے کر سزائے موت سنا دی جاتی تھی۔

جمہوریہ کرغیزیہ

کمیونسٹوں کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد سابقہ ترکستان کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان منقسم حصوں میں سے ایک کا نام کرغیزیہ تھا اس کا رقبہ ۴۳۰۹۰ مربع میل ہے اور آبادی ۳۰ لاکھ ہے مسلمانوں کا تناسب ۹۲ فیصد ہے فرونز اس کی راجدھانی ہے۔ جب یہاں اسلام کا پیغام عام ہوا تو بہت جلد اسے مقبولیت بھی حاصل ہو گئی اور اکثریت نے اس سے پیمان وفا باندھا باقاعدہ اسلامی حکومت بھی قائم ہو گئی۔ پھر انیسویں صدی میں اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوا جیسا دوسرے علاقوں کا ہوا (یعنی اس پر زار کی حکومت قائم ہو گئی)

جب زار کا تسلط ختم ہوا تو کمیونسٹوں نے اسے اپنے تسلط میں لینا چاہا لیکن مسلمانوں نے اس کی بھرپور کوشش کی کہ یہ علاقہ کمیونسٹوں کے قبضہ میں نہ جانے پائے۔ عوام کے شانہ بشانہ علماء بھی اس جدوجہد میں شامل تھے بلکہ وہی اس کی قیادت کر رہے تھے بالآخر انھیں ناکامی ہوئی۔ ایک عیسائی مورخ کے مطابق ۱۹۳۰ء کے آتے آتے سوشلزم کے اس عفریت نے کوئی پچاس ہزار علماء اور مذہبی قائدین کو لقمہ اجل بنا دیا اور خود روسی اندازے کے مطابق ۱۹۴۱ء کے خاتمہ تک ترکستان میں ۱۴ ہزار مساجد بند کر دی گئیں۔

جمہوریہ آذربائیجان

روسی آذربائیجان کی سرحدیں ایران سے ملتی ہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ روس میں ہے اور کچھ ایران میں۔ روسی شمالی آذربائیجان کا رقبہ ..... ۹ مربع کلو میٹر ہے اور آبادی ۵۰ لاکھ ہے ۸۰ فی صد مسلمانوں میں سے ۷۰ فی صد ترک ہیں اور باقی عرب و ایرانی ہیں اس کے مغرب میں آرمینیہ، ترکی اور عراق ہیں اس طرح اس کا تعلق مسلم دنیا سے ایران اور ترکی کے واسطے سے براہ راست ہے یہ علاقہ تیل کی دولت سے مالا مال ہے اور پورے سوویت روس کو پٹرول یہیں سے جاتا ہے۔

اسلام کی روشنی یہاں خلیفہ راشد حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں پہنچی تھی۔ جب حضرت بکر بن عبداللہ کی قیادت میں اسلامی فوج کے قدم یہاں پہنچے تھے، تاہم یہ علاقہ ۱۱۳ھ میں اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں سلطنت اسلامیہ کا باضابطہ حصہ بنا اس وقت آذربائیجان میں ہزاروں عرب مسلمان آباد ہو چکے

تھے اور ہر چہار جانب اسلامی تعلیمات کا غلغلہ تھا۔

آذربائیجان پر پہلا روسی حملہ تیرھویں صدی عیسوی میں ہوا جس کے نتیجہ میں اس علاقہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے روس اور ایران کے مابین جنگ ہوئی۔ اس جنگ کے خاتمہ پر شمالی آذربائیجان پر زار کا قبضہ ہو گیا۔ زار کی حکومت نے مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے نتیجتاً ہزاروں مسلمانوں نے ایران اور ترکی میں پناہ لی۔

بالشویک انقلاب کے بعد ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء کو آذربائیجانی مسلمانوں نے اپنی ایک آزاد ریاست کا اعلان کر دیا۔ ابتداء میں تو روسیوں نے بھی اس آزاد ریاست کو تسلیم کر لیا۔ پہلی آذربائیجانی پارلیمنٹ میں ۹۶ مسلمان ۲۰ آرمینیائی اور روسی باشندے شامل تھے لیکن اس کے دو ہی سال بعد آذربائیجان پر دو طرفہ حملہ ہوا ایک طرف سے سرخ فوج نے اس پر چڑھائی کی اور دوسری جانب سے آرمینیائی فوج اس پر چڑھ دوڑی بالآخر ۱۹۲۰ء میں اس کا اعلان ہو گیا کہ یہ علاقہ بھی سوویت یونین کا ایک حصہ بن گیا ہے اور اس طرح روسیوں کا آذربائیجان کے تیل کے چشموں پر قبضہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اس کے بعد تمام علماء کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا گیا۔ مدارس اور مساجد کو بند کر دیا گیا ان کی جگہ پر الحادی نظریہ کو عام کرنے کے لئے معلمین مقرر کر دیئے گئے اور بعض علماء سو کی مدد سے الحادی نظام قائم ہو گیا۔

جمہوریہ قازقستان

روسی ترکستان کی یہ پانچویں جمہوریہ ہے اس کا رقبہ ۱۰،۵۹،۳۷۷ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ہے۔ یہاں ۷۰ فی صد مسلمان آباد ہیں یہاں بھی اسلام کی شعاعیں آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل میں پہنچی تھیں قازق ترک اپنی دینداری کے لئے مشہور ہیں اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ بت پرست تھے انیسویں صدی اس علاقہ کے لئے بھی ادبار کا زمانہ تھا اسی زمانہ میں یہاں زار کی فوج نے حملہ کیا اور اسے اپنی سلطنت کا حصہ بنا لیا جب زار کو زوال ہوا تو ۱۹۲۰ء میں قازق ترکوں نے ایک آزاد ریاست تشکیل دے ڈالی لیکن آزادی کا یہ دور عارضی ثابت ہوا اور ۱۹۳۶ء میں روسی کمیونسٹوں نے جبراً اس علاقے کو سوویت یونین میں شامل کر لیا۔ ۱۹۲۱ء تک یہاں سرکاری زبان قازق تھی۔ روسی قبضہ کے بعد اسے بدل دیا گیا۔ قازق اور اسلامی ترانوں پر پابندی عائد کر دی گئی بے شمار علماء کو ملک بدر کر دیا گیا اور مساجد کو یا تو دوسری شکلوں (کلبوں یا اسکولوں) میں تبدیل یا ان پر تالے چڑھا دیئے گئے یہاں تک کہ بعض مساجد کو طوائفوں کے اڈوں میں بھی تبدیل کر دیا گیا۔ حج پر پابندی لگا دی گئی۔ ایک روسی جنرل لیونیر اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ۲۵ ترکستانی مسلمانوں نے حج کی درخواست دی تو ان میں سے صرف ۲ مسلمانوں کی درخواست کو منظوری کے لئے ماسکو بھیجا گیا۔

قفقاز یا کیشیا

قفقاز کا جنوبی حصہ آذربائیجان اور شمالی حصہ داغستان اور چیچنیا پر مشتمل ہے یہ تمام علاقے مسلم اکثریتی علاقے ہیں شمالی قفقاز کا رقبہ ۲۷۱۰۰ میل ہے اور آبادی ایک کروڑ ڈھائی لاکھ پر مشتمل ہے اسلام کی شعاعیں سب سے پہلے خلافت راشدہ کے زمانے میں ۲۲ ہجری میں داغستان میں پھوٹیں اس کے بعد سامانی اور انگوش قبائل نے اسلام قبول کیا پھر ترکوں کے زیر اثر چرکسی اور قراطین اسلام میں داخل ہوئے۔ اس سرزمین نے بڑے بڑے سپہ سالار پیدا کئے ہیں، روسیوں نے سولہویں صدی سے اس علاقے پر حملہ شروع کیا اور بالآخر انیسویں صدی میں پورے علاقہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔

قفقاز کی پہاڑیوں میں آباد قبائل مدت تک روسیوں سے نبرد آزما رہے جس کا آغاز شیخ منصور نے کیا تھا ان کے انتقال کے بعد قاضی ملا، حمزہ بک، محمد صدر الدین اور امام شامل نے یہ جدوجہد جاری رکھی۔ امام شامل نے روسیوں کے خلاف ۳۰ برس تک جہاد جاری رکھا اور متعدد معرکے سر کیے بالآخر ۱۸۵۹ء میں روسی امام کو قید کرنے میں کامیاب ہو گئے ان کی اس گرفتاری نے پورے علاقہ میں ایک یورش سی مچا دی نتیجتاً روسیوں کو تنگ آکر یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ قفقازیوں کو آزادی دے دیں گے۔

۱۹۲۱ء میں قفقاز کی راجدھانی میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں ایک قرارداد منظور ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ قفقاز کے پہاڑی علاقوں پر مشتمل جمہوریہ قائم کی جائیگی جہاں اسلامی شریعت اور قفقازی روایات کے نفاذ کی آزادی ہوگی حکومت کے مختلف دفاتر میں امام شامل کی تصویریں آویزاں کی گئیں۔ تاہم چند ہی برسوں کے بعد کمیونسٹوں کے عزائم سامنے آنے لگے انھوں نے بتدریج علماء کے اثرات کو زائل کرنا شروع کیا۔ مساجد اور مذہبی اسکولوں کی اہمیت کو گھٹانا شروع کیا اور دھیرے دھیرے مسلمان تاجروں کو بھی راستے سے ہٹاتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ۱۹۳۴ء کے آتے آتے عوامی تحریک کے نام پر اسلام کے تمام آثار کو مٹا دیا گیا۔ ایک قفقاز مورخ کے مطابق تقریباً دس لاکھ مسلمان اس طرح شہید کئے گئے۔

جمہوریہ جارجیہ اور آرمینیہ

سرخ انقلاب کے بعد اس مسلم اکثریتی علاقہ کو مسلم اقلیتی علاقہ بنا دیا گیا اور عیسائی آبادی کو بڑھانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ تمام اہم معاملات میں ان کو آگے بڑھانے کی پالیسی اختیار کی گئی۔ لیکن اب بھی یہاں اسلامی تحریک شروع ہو گئی ہے مسلح دستے کے ساتھ مسلمانوں کے تصادم کی خبریں بھی آئی تھیں یہ گورباچوف کے پریسترائیکا کے اعلان کے بعد سب سے منظم اور بڑے پیمانے کی بغاوت تھی۔

کریمیا

یہ انتہائی زرخیز اور سرسبز شاداب علاقہ (جزیرہ) ہے۔ جو بحر اسود میں واقع ہے یہ ترکی سے شمال کی جانب ہے اس کا رقبہ ۲۷،۰۰۰ مربع میل ہے تیرھویں صدی میں یہاں کے حکمران برکا خان نے اسلام قبول کیا اور عباسی خلیفہ سے یہاں مبلغین کو بھیجنے کی درخواست کی تھی اس دعوت پر اسلامی مملکت کے مختلف گوشوں سے علماء، فقہاء، تاجر اور مبلغ کریمیا بھیجے گئے اور تمام کے تمام نے دعوتی کام بھی شروع کر دیئے ۱۴۲۸ء میں ایک آزاد مسلم ریاست قائم ہوئی جس میں سربراہ الحاج منگلی کرائے گرے تھے ان کے بعد ان کے خاندان کے ۴۴ افراد یکے بعد دیگرے اس ریاست کے سربراہ ہوئے اس کے آخری دور میں کریمیا کی افواج کے ساتھ زار کی فوجوں کی چپقلش شروع ہو چکی تھی ۱۴۷۵ء میں کریمیا سلطنت عثمانیہ کی سرپرستی میں آ گیا اور کوئی تین سو برس تک رہا پھر ۱۷۷۴ء میں روسی اور عثمانی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ کے تحت اس کو ایک آزاد ریاست قرار دے دیا گیا لیکن ۱۷۸۳ء میں روسیوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کا بڑے پیمانہ پر کشت و خون کیا۔

سرخ انقلاب کے بعد کریمیا کے مسلمانوں نے اپنی آزادی

باقی صفحہ ۲۶ پر

داستانِ ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچادی

ردّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

قسط ۱۴

از: محمد سعید خان دہلوی

صبح کا سہانا وقت ہے۔ قرطبہ کی مساجد میں مؤذن اذان دے رہے ہیں۔ کیسی پیاری صدا ہے اور کیسے پُرسکون وقت میں اللہ کا نام بلند کیا جارہا ہے اور کس انداز سے غافل اور بے خبر بندوں کو اللہ رب العزت کی یاد کے لیے بیدار کیا جارہا ہے۔ سبحان اللہ کیا دلنواز نغمہ ہے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ لوگرجا ؤں میں بھی گھڑیال بجنا شروع ہوا کیسی بے ہنگم اور بے معنی آواز ہے۔ بھلا کہاں اللہ اکبر کا دلدوز نغمہ اور کہاں ٹن ٹن ٹن ٹن۔ سچ ہے ہر مذہب کا حال اس کی رسومات سے معلوم ہوتا ہے۔ نمازی مسجدوں سے باہر نکلنے شروع ہوگئے مزدوروں تاجروں اور کاشتکاروں نے بازاروں منڈیوں اور میدانوں کی راہ لی۔ اور چڑیوں کا چہچہانا کسی قدر کم ہوا۔

اذانوں کی آواز سن کر ازبلا بستر سے اٹھ کر دارالمطالعہ میں چلی گئی۔ (یعنی گھر کے کتب خانہ میں) اور ایک میز پر بیٹھ کر کچھ کتابوں کا مطالعہ کرنے لگی۔ اتنے میں مقدس پطرس اور میکائیل بھی تشریف لے آئے۔ ازبلا ان کو دیکھ کر سروقد کھڑی ہوگئی۔ اور اس بڑے کمرہ میں ان کے ساتھ چلی گئی جو ملاقات کرنے کے لیے مخصوص تھا۔ تھوڑی دیر میں ازبلا کے والد صاحب بھی اسی کمرہ میں آکر بیٹھ گئے۔ اور ازبلا کی والدہ کو بھی بلا لیا گیا۔ ازبلا اس غیر متوقع اور عجیب اجتماع کو دیکھ کر سہم گئی۔ اور اس کو شبہ ہوگیا کہ شاید ان حضرات کو میرے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ اور شاید اسلام سے میرے تعلق کا حال ان پر ظاہر ہوگیا ہے۔ اس وقت ازبلا کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔ قلب کی کیفیت دگرگوں ہوگئی۔ اور وہ فوراً پانی پینے کے بہانے سے وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلی گئی۔

لاٹ پادری نے ازبلا کی ماں، پطرس اور میکائیل کو مخاطب کرکے کہا۔ "آپ کو معلوم ہے کہ لڑکی ازبلا کس حال میں ہے؟ اور وہ کس طرح میری ذلت اور رسوائی کے سامان کررہی ہے۔ اس چیز پر غور کرنے کے لیے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے۔"

پطرس: "ہیں! خیر تو ہے کیا بات ہے؟"

لاٹ پادری: "بس خیر ہی خیر ہے۔ کچھ دنوں سے ازبلا کی نسبت سن رہا ہوں کہ وہ مسیحی مذہب کو چھوڑ کر خفیہ طور پر مسلمان ہوگئی ہے۔"

ہلینا: (ازبلا کی والدہ) توبہ کرو توبہ! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ خداوند یسوع مسیح ایسا نہ کریں۔ بتاؤ تو اصل بات کیا ہے اور آج تم کو یہ غصہ کیوں ہے کہ خواہ مخواہ میری بیٹی کو مسلمان بنادیا۔"

لاٹ پادری: "میں جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل سچ ہے۔ اگر اب نہیں تو چند روز میں تم کو معلوم ہوجائے گا۔"

پطرس: "مقدس باپ! آپ نے تو حیرت کی بات سنائی۔ ازبلا ... نیک لڑکی ہے۔ اس نے الٰہیات کے مسائل پڑھے ہیں۔ وہ کوئی جاہل لڑکی ہے جو اسلام جیسے غلط مذہب کو قبول کرلے گی۔"

ہلینا: "اچھا میں لڑکی کو بلاتی ہوں۔ خبر نہیں آپ کو اس کی کس بات سے شبہ ہوگیا ہے۔"

یہ کہہ کر ہلینا اس کمرہ کی طرف گئی جہاں ازبلا سہمی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہلینا نے فوراً ازبلا کا بازو پکڑ لیا اور کہا بیٹی ذرا اٹھو۔ دیکھو تمہارے والد بلاتے ہیں۔ بیچاری ازبلا جو تمام واقعہ کو سمجھ چکی تھی۔ اپنی ماں کے ساتھ اٹھ کر بڑے کمرے میں چلی آئی اور اس کو لاٹ پادری کے سامنے بٹھا دیا۔

ازبلا کے والد نے میکائیل کو اشارہ کیا کہ وہ اس سے گفتگو کرے۔ چنانچہ میکائیل نے ازبلا سے کہا۔

میکائیل: "بیٹی ہمیں پتہ چلا ہے کہ تم مسیحی مذہب سے برگشتہ ہوگئی ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟ اگر تمہاری نسبت کسی نے یہ جھوٹی خبر اڑادی ہے۔ تو تم اس کی تردید کرسکتی ہو۔"

یہ استفسار سن کر ازبلا خاموش ہوکر آنکھیں نیچی کرکے اپنے رخساروں پر گرم گرم آنسو ٹپکانے لگی۔

ہلینا: "دیکھا میں نہ کہتی تھی کہ میری بچی پر کسی نے یہ بھی جھوٹا الزام لگایا ہے۔ وہ بیچاری اس خبر کی کیا تردید کرے۔ اس کے آنسو اس کی تردید کرتے ہیں اور بتارہے ہیں کہ مسیحیت سے برگشتہ ہونے کا الزام سراسر غلط ہے۔"

لاٹ پادری: "ذرا آپ خاموش رہیے۔ خود ازبلا کو جواب دینے دیجئے۔ ہاں بیٹی ازبلا بتاؤ تمہاری نسبت یہ کیا خبر ہے؟"

ازبلا بدستور سر جھکائے خاموش بیٹھی ہوئی ہے آخر میکائیل اور پطرس کے مجبور کرنے پر اس نے اپنے لب خاموش کو حرکت دی اور یوں گویا ہوئی۔

ازبلا: "میں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ میں اپنے حقیقی دین پر قائم ہوں۔"

میکائیل: "اب تک اگر اسلام قبول نہیں کیا تو کیا آئندہ قبول کرنے کا ارادہ ہے؟"

از بلا: "آئندہ کے متعلق آپ مجھ سے کیوں سوال کرتے ہیں۔ یہ سوال تو میں بھی آپ کی نسبت کر سکتی ہوں؟"

میکائیل: "اچھا بتاؤ تم اسلام کو کیسا مذہب سمجھتی ہو؟"

از بلا: "میں اسلام کو اعتراض کی طرح برا بھلا نہیں کہتی۔ کیونکہ مسلمانوں کی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی تعریف کی گئی ہے۔ اور مسلمان حضرت مسیحؑ کو اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔"

میکائیل: "گویا تمہیں اسلام اور مسلمانوں سے محبت ہے؟"

از بلا: "اب آپ اس کا نام خواہ محبت رکھ لیجئے یا کچھ اور۔ بہرحال میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ اگر مسلمان ہمارے عیسیٰ کی عزت کرتے ہیں۔ تو میں ان کے رسول اور ان کی کتاب کی عزت کرتی ہوں؟"

پطرس: "بس معلوم ہو گیا کہ واقعی تم اندرونی طور پر مسلمان ہو گئی ہو۔ ورنہ تم اسلام اور مسلمانوں کی اتنی تعریف نہ کرتی۔ اچھا یہ بتاؤ تم جس مذہب کو اب تک مانتی رہی ہو۔ یعنی مسیحی مذہب اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟"

از بلا: "میرا انجیل شریف اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان ہے۔ حضرت عیسیٰؑ پر میرا ایمان ہے۔ البتہ میں بعض ان غلطیوں کو نہیں مانتی جو بعد میں مسیحی مذہب کے اندر پیدا کر دی گئی ہیں!"

لاٹ پادری: (میکائیل، پطرس، از بلا کی والدہ سے مخاطب ہو کر) اب تو تم کو معلوم ہوا، اس کے خیالات کیا ہیں۔ اب اس کا کوئی علاج نہیں ہے سوائے "تلوار کے۔"

پطرس: "آپ ہم کو موقع دیجئے ہم اس کو سمجھائیں گے۔ اس کی ضرور اصلاح ہو جائے گی۔ ہم اس کی غلط فہمیوں کو دور کر دیں گے۔ یہ لڑکی ایسی نہیں ہے کہ مسلمان ہو جائے۔ آخر اس نے الہیات کے سبق پڑھے ہیں!"

لاٹ پادری: "بہت اچھا آپ بھی کوشش کر کے دیکھ لیجئے۔ ورنہ میں اس کا علاج کوئی اور سوچوں گا!"

گفتگو یہاں تک ہونے پائی تھی کہ مجلس برخاست ہو گئی اور لاٹ پادری اپنے ہمراہ میکائیل اور پطرس کو لے کر باہر بڑے گرجا کی طرف چل دیے۔ کیونکہ آج تمام اسپین کے عیسائی زائرین کا ہجوم ہے اور وہ اولیاء کے تبرکات (ہڈی وغیرہ) اور لاٹ پادری کی زیارت کے لیے دور دور سے آئے ہوئے ہیں۔ اسی تقریب میں شامل ہونے اور

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر: اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۱۴۰

مرزا نے ایک کتاب میں لکھا ہے:-

کوئی اگر مجھے نبی نہ مانے تو اس انکار سے وہ شخص کافر نہیں ہو سکتا۔

اب ملاحظہ فرمائیں اس کے اپنے دعوے اس کے خلاف:-

"جو مجھے نہیں مانتا، وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا، جو شخص میری پیروی نہیں کرے گا اور بیعت میں داخل نہیں ہو گا، وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

پہلے لکھا کہ مجھے نہ ماننے والا آدمی کافر نہیں، پھر لکھا کافر ہے.. اسے کہتے ہیں مرزائیت۔

مرزا کو جھوٹ بولنے کا سلیقہ تک نہیں تھا، یہ بات ہم اس کی کتب سے ثابت کرتے ہیں۔

اپنی ایک کتاب میں اس نے لکھا ہے:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا قیامت کب آئے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔

مرزا نے یہ سفید جھوٹ بولا ہے...... اس قسم کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں۔

مرزا کا ایک اور شان دار جھوٹ ملاحظہ فرمائیں:-

اس کا یہ جھوٹ مرزائیوں کی طرف سے بڑے شور سے پیش کیا جاتا ہے...... لیکن اس کے ثابت ہونے کا کوئی ثبوت آج تک پیش نہیں کیا گیا۔

جھوٹ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا لکھتا ہے:-

گذشتہ انبیاء کو کشف ہوئے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہو گا۔ اور نیز یہ کہ پنجاب میں پیدا ہو گا۔

یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ اتنے بڑے جھوٹ مرزا نے بھی کم بولے ہوں گے...... مرزائی حضرات اپنے نبی کا یہ فرمان سچ ثابت کریں؟ لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ کسی نبی کو ایسا کشف نہیں ہوا۔ نہ کسی حدیث میں یہ آیا ہے۔

ایک اور خاص جھوٹ پڑھئے:-

"بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس (مسیح موعود خلیفہ) کے لئے آواز آئے گی، "ھٰذا خلیفۃ اللہ المہدی"

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ بخاری میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

آپ نے مرزا کے جھوٹ پڑھے۔ اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا نے جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں کیا کچھ تحریر کیا ہے۔ وہ اپنی کتابوں میں لکھتا ہے:-

(۱) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(۲) جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔

(۳) جھوٹ ام الخبائث ہے۔

(۴) جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہ جاتا۔

آخری جملہ کو غور سے پڑھیں، میں نے مرزا کے ایک نہیں، بہت سے جھوٹ، تحریر کئے ہیں۔ لہٰذا مرزا کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہ گیا۔

ہزاروں عیسائیوں کو برکت دینے کے لیے لاٹ پادری تشریف لے گئے ہیں۔

ان پادریوں کے چلے جانے کے بعد ازبلا اپنے مکان کے ایک کمرہ میں خاموش بیٹھی ہوئی اپنے مستقبل کی فکر کر رہی ہے اور اب اس کو یقین ہوگیا ہے کہ ضرور مجھ کو مبتلائے آلام کیا جائے گا۔ اور سخت آزمائشوں سے مجھ کو گزرنا پڑے گا۔ تاہم وہ اپنے قلب کو مطمئن پاتی ہے۔ اور ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہے۔

ازبلا نے میز پر سے ایک کاغذ اٹھایا اور ایک پرچہ اپنی سہیلی میرانو (میکائیل پادری کی لڑکی) کے نام لکھا جس کا مضمون یہ ہے۔

"میری پیاری بہن! کل نو بجے شب کو ندوۃ علماء اسلام کی مجلس میں شریک ہوئی جہاں میرے روحانی باپ عمر لطفی اور دیگر علماء بھی شریک تھے۔ بہن وہاں کا میں کیا حال بیان کروں۔ عجیب روحانی مجلس تھی۔ اس میں شریک ہو کر میرے ایمان کو بڑی تقویت ہوئی۔ کاش تم بھی وہاں موجود ہوتیں۔ مگر میں اپنے روحانی پیشوا (زیاد بن عمر) سے وعدہ کر آئی ہوں کہ کل یا پرسوں تم کو بھی میں مجلس میں شرکت کی غرض سے ضرور لاؤں گی۔ آج ایک عجیب واقعہ گزرا معلوم ہوتا ہے کہ میری آزمائش کی جائے گی دعا کرنا کہ خدا مجھ کو سچائی پر ہمیشہ قائم رکھے۔

واقعہ یہ ہوا کہ والد صاحب کو خبر لگ گئی کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ اس لیے انھوں نے تمہارے والد (میکائیل) اور پطرس کو مکان پر بلایا اور مجھ سے مختلف سوالات کئے۔ اب دیکھو ادھر تو والد صاحب اور ادھر میکائیل اور پطرس۔ میں کیسی مشکل میں پھنس گئی تھی۔ مگر میں نے بھی ان کو خوب منہ توڑ جواب دیئے۔ اب پطرس والد صاحب سے یہ وعدہ کر گئے ہیں کہ اس لڑکی کو ہم سمجھا لیں گے۔ اگر کوئی ایسا موقع پیش آئے تو تم تینوں سہیلیوں کے ساتھ ضرور شرکت کرنا۔ باقی حالات انشاء اللہ زبانی عرض کروں گی۔"

تمہاری بہن "ازبلا"

خط لکھ کر ازبلا نے خادمہ کو بلایا۔ اور کہا کہ ذرا میرانو کے پاس جا کر ان سے ایک کتاب لے آؤ۔ اور لو یہ خط کئی روز سے میرے پاس پڑا ہے۔ ذرا اس کو بھی میرانو کو دیتی آنا۔ خادمہ خط لے کر میکائیل کے مکان کی طرف چل دی اور مکان پر پہنچ کر خط میرانو کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے خط کو فوراً پڑھا اور خادمہ سے کہہ دیا کہ میں شام کو خود ہی کتاب لے کر آؤں گی۔

باقی آئندہ

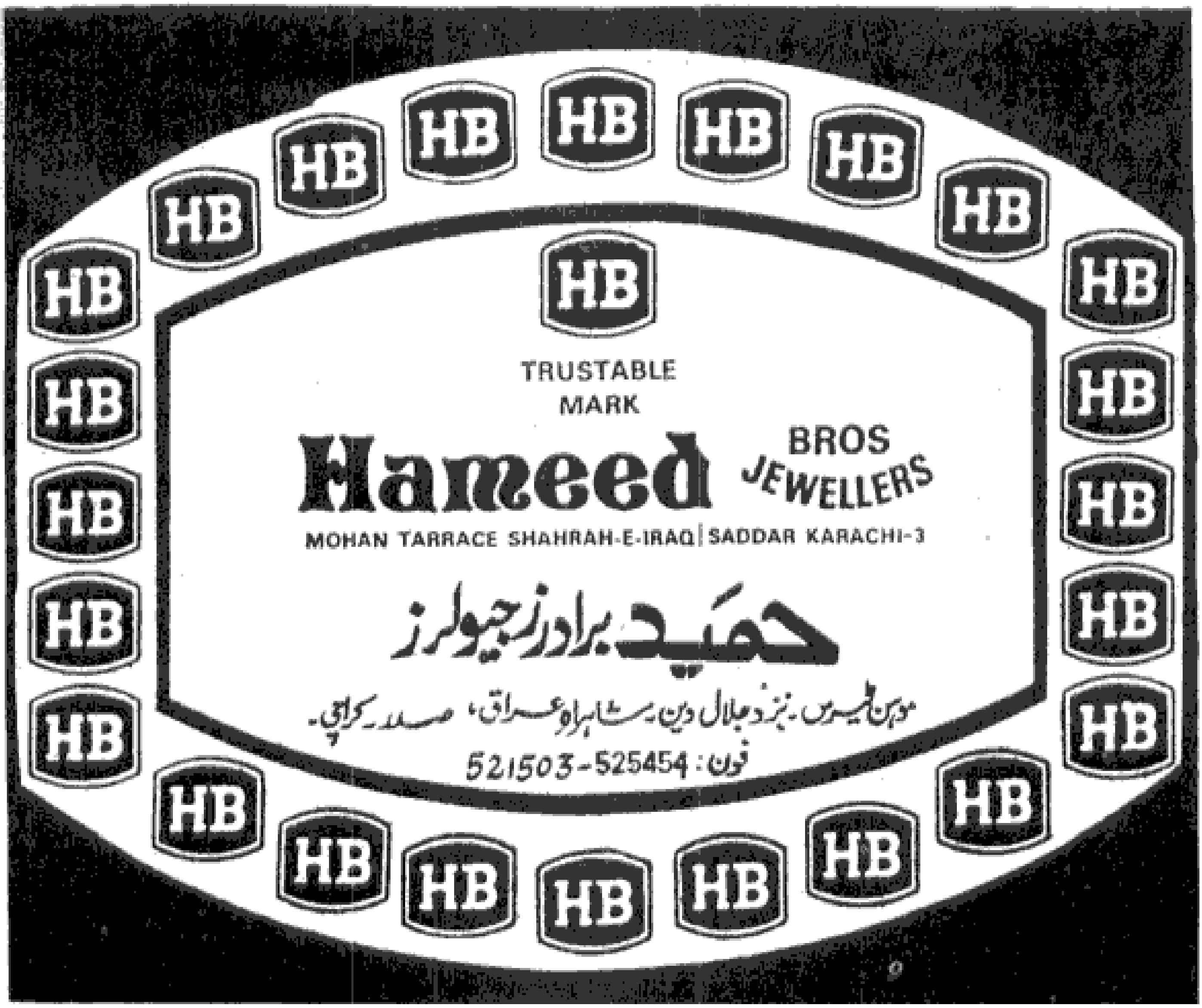

ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں مجاہدین کا اجتماع

حرکۃ الجہاد الاسلامی کا تربیتی اجتماع گزشتہ دنوں ملتان ڈویژن کے زیر اہتمام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں منعقد ہوا۔ جس میں حرکت الجہاد کے مرکزی قائدین نے شرکت فرمائی۔ اس اجتماع میں حرکت الجہاد الاسلامی ملتان، مظفرگڑھ، ڈیرہ غازیخان، لودھراں، بہاولپور، اور خانیوال کے سینکڑوں مجاہدین شریک ہوئے۔ حرکت الجہاد کے زیر اہتمام ملتان میں منعقد ہونے والا یہ دوسرا عظیم الشان اجتماع تھا۔ اس اجتماع کی چار نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس سے مولانا فضل الرحمان بہاولپوری، مولانا عبدالقادر صاحب ڈیرہ غازیخان، حرکت الجہاد کے مرکزی رہنما مولانا عبدالصمد سیال اور مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن شاہ بخاری نے بالترتیب خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام اللہ قاری عطاء اللہ نے کی۔ جبکہ مجاہد نذیر الرحمان نے انقلابی نظم پڑھی۔

کمیونسٹ روس نے بارہ برس پہلے افغانستان میں فوجی مداخلت کر کے وہاں کے غیرت مند مسلمانوں کے بنیادی حقوق غصب کئے تھے آج وہی روس اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے بھیک مانگ رہا ہے۔

اس طویل عرصے میں مجاہدین نے جس جذبہ اور جرأت سے جہاد جاری رکھا وہ انہی کا حصہ ہے۔ سلام اور لاکھوں سلام ان مجاہدوں اور شہیدوں کو جنہوں نے کفر و الحاد کی نمائندہ طاقت "روس" کو محض اور محض اللہ کی سپر طاقت کی مدد سے ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں پھینک دیا۔ اس جہاد میں مختلف تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جو افغانستان میں مکمل اسلامی حکومت کے قیام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنا چاہتی ہیں۔ انہی تنظیموں میں سے ایک "حرکت الجہاد الاسلامی" نہایت سرگرم اور فعال تنظیم ہے۔

حرکت الجہاد کے رہنما گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان کے مختلف شہروں میں اپنی تنظیم کے تربیتی کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں منعقدہ کنونشن سے حرکت کے رہنماؤں کے علاوہ دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔

بروز جمعرات بعد نماز عشاء قاری عطاء اللہ کی تلاوت قرآن اور مجاہد نذیر الرحمٰن کی انقلابی نظم سے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا فضل الرحمٰن بہاولپوری، مولانا عبدالقادر ڈیرہ غازیخان، حرکت الجہاد کے مرکزی رہنما مولانا عبدالصمد سیال اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے بالترتیب حاضرین اور مجاہدوں سے خطاب کیا۔

مولانا عبدالصمد سیال نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاد افغانستان کے مجاہدوں نے کبھی امریکہ کے اسلحہ پر بھروسہ نہیں کیا ہم نے زیادہ تر روسی اسلحہ استعمال کیا جو مال غنیمت میں میسر آیا مجاہدین کا حقیقی اسلحہ اخلاص جذبہ اور تقویٰ ہے اگر ہمیں دوسرے ممالک اسلحہ نہ بھی دیں تو جہاد جاری رہے گا۔ مجاہدین اس عزم کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ افغانستان میں اسلام کی عادلانہ حکومت قائم کر کے دم لیں گے۔ وہ نہ صرف افغانستان بلکہ کشمیر کے محاذ پر بھی اسی عزم اور جذبے سے جہاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں ہندو سامراج معصوم مسلمانوں کو تار تار کر رہا ہے مگر انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار اس ظلم پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمان جہاں بھی ہیں وہ دین کے حوالے سے ایک اکائی ہیں۔ آج کشمیر کی مظلوم بیٹیاں محمد بن قاسم کی منتظر ہیں۔ ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کو جہاد کے لئے آمادہ و تیار کریں گے۔ اور کفار و مشرکین کی طرف سے بنیاد پرستی کے طعنے کو تمغے کے طور پر اپنے سینوں پر سجائیں گے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ امریکہ اور دوسرے کافر ممالک جو چاہیں کر گزریں لیکن افغانستان اور کشمیر میں جہاد جاری رہے گا۔ یہاں مجاہدین کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں چلنے دی جائے گی۔

مولانا عبدالصمد سیال کے بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے انتہائی مختصر مگر بہت دلچسپ اور پر مغز خطاب فرمایا۔ شاہ جی کی تقریر سے پہلے مجاہد اجمل الحق نے جس جذبے سے نظم سنائی اس نے ماحول پر ایک خاص کیف طاری کر دیا اور مجاہدین کے دل اشعار کے ساتھ ساتھ دھڑکنے لگے۔

ع سر بکف و دست صف شکن سا تقدیر
اپنی تاریخ کو پھر سے ترتیب دو۔

اسی خوبصورت ماحول میں شاہ جی نے خطبہ مسنونہ کا آغاز کیا۔ اور گفتگو شروع کر دی آپ نے فرمایا!

آج کل دو اصطلاحیں عام گفتگو کا موضوع ہیں۔ بنیاد پرست اور وسیع البنیاد کفار و مشرکین مسلمانوں کو بنیاد پرست کہہ کر دراصل دہشت گرد کے طور پر متعارف کرانا چاہتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ جہاد ہے جس سے کفر ہمیشہ خائف رہا ہے۔ بنیاد پرستی کا غلط ترجمہ و مفہوم بیان کر کے ایک شیطانی طاقت دوسرے یورپی ممالک کو خوفزدہ کرنا چاہتی ہے تاکہ ان پر اپنی سپرمیسی قائم کی جا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان بنیاد پرست ہوتا ہے اس لئے کہ وہ نہ صرف دین کی تمام بنیادوں پر ایمان رکھتا ہے بلکہ ان کا محافظ و امین بھی ہوتا ہے۔ وسیع البنیاد دراصل بے بنیاد ہوتا ہے وہ مادر پدر آزاد ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام معاشرہ وسیع البنیاد تھا۔ کعبۃ اللہ میں کفار و مشرکین کی ثقافتی سرگرمیاں وسیع البنیادی کی مظہر ہی تو تھیں۔ اور آج بھی دنیا میں خصوصاً پاکستان میں ثقافت کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ وسیع البنیادی ہے۔ نبی علیہ السلام نے جو انقلاب برپا کیا وہ پوری انسانی زندگی پر محیط ہے۔ اور یہی بنیاد ہے جس کو ماننا اور اطاعت کرنا بنیاد پرستی ہے۔ جو نظام فرد کے انفرادی معاملات میں رکاوٹ کھڑی نہیں کرتا۔ وہ وسیع البنیاد یعنی بے بنیاد نظام ہے۔ اس میں فرد کو نظام ریاست توڑنے کی اجازت نہیں باقی تمام معاملات میں مکمل آزاد و خود مختار ہے وسیع البنیاد کو رواداری اور لبرل ازم سے تعبیر دینے والے بے بنیاد لوگ اپنے رویے اور عمل کے اعتبار سے نہایت متعصب اور ظالم ہیں۔ برطانوی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی تقریباً ناممکن

ہے آئرلینڈ میں اپنے مخالفین کے ساتھ تمام ظلم جائز ہیں اپنے ہی قائم کردہ نظام جمہوریت کے اصول سے انحراف کر کے انہیں ووٹ کے بنیادی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ یہی جمہوریت کی وسیع البنیادی ہے ہم بحیثیت مسلمان بنیاد پرست ہونا ہی پسند کریں گے۔ پاکستان کی تقریباً تمام سیاسی قیادت مع اپنے حلیف علماء کے وسیع البنیاد ہے۔ توحید، رسالت، قیامت، قرآن و سنت بنیادیں ہی تو ہیں جو شخص ان سے فکری و عملی انحراف کرتا ہے ہمارا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ کبھی نباہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان تب ہی کامیاب ہوں گے جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی طرح بنیاد پرست ہونا اور کھلا ناپسند کریں گے۔

شاہ جی نے آخر میں کہا کہ ''سورہ یٰسین کی برکات سے میں انکار نہیں کرتا۔ ''ترھبون بہ عدو اللہ'' سے انحراف کیسے کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو قرآن کی نص قطعی ہے دشمن کو زیرکرنے سے دوچار کرنے کے لئے جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول مجاہدین کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ و برطانیہ اور روس فرانس کوئی سا بھی رویہ اختیار کریں۔ وہ مسلمانوں کے کسی قیمت پر دوست نہیں ہو سکتے۔ جہاد مومن کی شان اور سب سے خوبصورت زندگی کا راستہ ہے۔ میں مجاہدین کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس جذبے کو اپنی عظیم الشان قربانی سے پھر سے زندہ کر دیا۔

شاہ جی کے خطاب کے بعد مولانا عبدالقادر مدظلہ کی دعا کے ساتھ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اور دوسرے دن نماز فجر کے بعد مولانا عبدالقادر کے درس قرآن سے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ جبکہ تیسری نشست صبح ۹ بجے سے نماز جمعہ تک جاری رہی جس کا آغاز قاری منظور احمد کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالرشید محمود اور مولانا خلیل الرحمٰن شاہ، امیر حرکت، مظفر گڑھ نے بصیرت افروز تقاریر کیں۔ مولانا سیف اللہ اختر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد آخری نشست سے مولانا احمد یار، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا سیف اللہ اختر، کمانڈر نصر اللہ منصور، نائب امیر حرکت الجہاد الاسلامی مولانا سعادت اللہ کے بھرپور بیانات ہوئے۔ کنونشن کا اختتام مجاہد اجل الحق کی نظم پر ہوا۔

؎ ہم تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے۔

دوسری نشست بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالقادر ڈیروی نے درس قرآن دیتے ہوئے جہاد کی فضیلت اور اہمیت اور مجاہدین کی صفات پر مدلل بیان فرمایا۔

تیسری نشست صبح نو بجے سے نماز جمعہ تک جاری رہی جس کا آغاز قاری منظور احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مجاہد نذیر الرحمان نے نظم پڑھی جس کے بعد مولانا عبدالرحمان محمود نے خطاب کرتے ہوئے مجاہدین کو دعوت جہاد کا طریقہ کار اور کام کو منظم طریقے سے کرنے کی ہدایات دیں۔ بعد ازاں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے حضرت مولانا خلیل الرحمان شاہ، امیر حرکت الجہاد مظفر گڑھ، نے خطاب کیا۔

نماز جمعہ حضرت مولانا سیف اللہ اختر مرکزی ناظم الارشاد داخلی و خارجی نے پڑھائی۔

نماز جمعہ کے بعد قاری منظور احمد کی تلاوت سے آخری نشست کا آغاز ہوا۔ مجاہد اجل الحق نے نظم پڑھی

؎ ہم تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے۔

پہلا بیان حضرت مولانا احمد یار کا ہوا۔ جنہوں نے قندھار کے محاذ کی صورت حال سے آگاہ کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے صرف پانچ پیغمبر ایسے ہیں جن کو اللہ پاک نے طاقت استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ ان میں سے ایک ہمارے نبی ہیں ہمارے نبی کی تیرہ سالہ مکی زندگی میں دعوت سے پیار ہے / محبت ہے۔ کافروں کی طرف سے ہاتھ استعمال ہوا مگر ہماری زبان استعمال ہوئی اللہ تعالیٰ نے برداشت کرنے کا حکم دیا۔ حضرت بلال نے مار کھائی، سمیہ نے مار کھائی، خود حضور کو طائف میں بے حد تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ مدینے میں آنے کے بعد اللہ پاک نے طاقت کے استعمال کا حکم دیا۔ تو حضور اپنے تین سو تیرہ جانثاروں کو لے کر بدر میں آن پہنچے۔ اب ذرا اس جنگ کا اندازہ کیجئے مسلمانوں کی کفار کے مقابلے میں تعداد کتنی تھی۔؟ شاہسوار کتنے تھے۔؟ اسلحہ کتنا تھا؟ لیکن جب حضور نے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور گڑگڑا کر رو دیئے۔ تو اللہ پاک کی نصرت نازل ہوئی تو کفار تمام تر وسائل کے باوجود عبرت ناک شکست سے دوچار ہوئے۔

آپ چودہ سو سالہ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں جب بھی کفر اور اسلام کا ٹکراؤ ہوا۔ مسلمان وسائل کے لحاظ سے کم تھے لیکن فتح مسلمانوں کو ہوئی۔ برصغیر اور افغانستان میں حرکت الجہاد الاسلامی اور دیگر مجاہدین نے ایک طویل وقفہ کے بعد یہ مجاہدانہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

سید احمد شہید اور شیخ الہند کے رفقاء کے مجاہدانہ کارناموں کے بعد انگریز نے اس جذبہ حریت کو ختم کرنے کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کئے جن کو مرزا غلام قادیانی کو جھوٹا نبی بنا کر بھیجا۔ جس نے جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا۔ سید احمد شہید نے مجاہدین کی ایک عظیم جماعت تیار کی اور ان مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے آسمان سے یہ آواز دے کہ محمود الحسن میرے پاس آسمان پہ آ۔ تو میں یہاں سے چلوں گا پھر کشمیر کے بلند پہاڑوں پر چڑھوں گا۔ پھر چلتے چلتے کوہ ہمالیہ کی بلند چوٹی پر چڑھوں گا۔ پھر اللہ کی پکار کو جواب دوں گا کہ اے اللہ جہاں تک ممکن تھا اور میری طاقت تھی وہاں تک میں پہنچ گیا۔ اب اگر واقعی آپ مجھے آسمان پر بلانا چاہتے ہیں تو خود ہی مدد فرمایئے۔

میرے دوستو بزرگو دین کی خاطر مسلمان جو کچھ کر سکتا ہے اسے کرنا چاہئے۔ جو وسائل نہ ہونے کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور اللہ سے مانگے تو وہ ولی ہوتا ہے آپ صرف مجاہد نہیں بلکہ ولی بھی ہیں۔ آپ کو اللہ پاک کامیابی نصیب فرمائے۔

خطاب حضرت مولانا سیف اللہ اختر۔

خطبہ مسنونہ اور عربی کے چند اشعار پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا۔

میرے نوجوان مجاہد ساتھیو۔ جہاد کی یہ لذتیں اتنی پر لطف اور اتنے بارونق کہ خدا کے پاک ارشاد فرماتے ہیں خدا شاہد ہے کہ اللہ مجاہدین کو محبوب بنا کر رکھتے ہیں۔ جن کے بارے میں فرمایا۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص۔

میں ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہوں جو اپنی جان ہتھیلی پہ رکھ کر میرے راستے میں لڑتے ہیں۔ صف باندھ کر گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اس کے بعد اللہ کی مرضی ہے کہ وہ شہادت دے یا زندہ رکھے۔ ''منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر''

عزیزان محترم! اسلام کا مقصد دنیا میں اللہ کے دیئے ہوئے نظام کو نافذ کرنا ہے۔ اور وہ جہاد کے بغیر ناممکن ہے

اسلام ہی وہ واحد نظام ہے جو انسان کی معاشی، معاشرتی اور تمدنی کامیابیوں کا ضامن ہے۔ جو اللہ کی مخلوق کے تمام مسائل کو حل کرنے والا ہے۔ جمہوریت، سوشلزم، کمیونزم سرمایہ دارانہ نظام اور نیشنلزم غرض کوئی بھی نظام اسلامی نظام کے مقابلے میں غلط اور غیر فطری ہے اسلام کے مقابلے میں کسی اور نظام کے ذریعہ تبدیلی لانے کے خواہشمند جھوٹے فریبی اور دجال ہیں۔ اسلام کفر کے سہاروں کا محتاج نہیں وہ اپنا تعارف آپ ہے وہ جب بھی آتا ہے اپنی قوت سے آتا ہے اور وہ قوت جہاد ہے جو انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ کمانڈر نصر اللہ منصور مرکزی نائب کمانڈر حرکت الجہاد الاسلامی عالمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا دوستو، بزرگو اور محترم ساتھیو! اس گئے گزرے دور میں اللہ نے مجھے اور آپ کو جہاد کے لئے چن لیا ہے، یہ اس کی مہربانی ہے۔ مجھ جیسے ہزاروں لوگ دنیا کے کاموں میں مصروف ہیں۔ اس گئے گزرے دور میں عملی جہاد کرنا اور قتال فی سبیل اللہ کرنا بہت بڑی نعمت ہے۔ دوستو زندگی برف کی طرح ہے پگھل رہی ہے آپ کو اللہ نے مہلت دی ہے اس کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ آج عمل کا وقت ہے باتوں کا وقت نہیں ہے۔ اگر جہاد اسلامی افغانستان کے ذریعہ روس کا راستہ نہ روکا جاتا تو پاکستان کا حشر سمرقند، بخارا، تاشقند سے بھی برا ہوتا۔ یاد رکھو بزدلی روح کو موت کا مزا چکھاتی ہے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور جب مرنا ہی ہے تو شہادت کی موت کیوں نہ مریں۔ حضور ﷺ نے کی کہ میں اللہ کے رستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ عزیز ساتھیو آج کشمیر کی مائیں، بہنیں اور بیٹے آپ کی راہ تک رہے ہیں۔ المظفر محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی بن کر پوری دنیا میں کفر کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دو اور ایک بار ثابت کر دو کہ آج بھی مسلمان زندہ ہیں۔

مولانا عزیز الرحمان راولپنڈی نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا مجھے حرکت الجہاد الاسلامی سے بہت زیادہ محبت ہے جب بھی کوئی ساتھی اس جماعت کا میرے پاس آتا ہے تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ بھائی سب سے اہم بات یہ ہے کہ سب مجاہد ساتھی آپس میں محبت پیار رکھیں اور اگر کسی ساتھی سے کوئی غلطی ہو جائے تو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔ جیسے صحابہ کرام کے بارے میں قرآن میں ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اور سب کچھ اللہ کی رضا کے لئے ہونا چاہیے۔

الحمدللہ مجاہد ساتھیوں میں پیار و محبت ہے اور مزید پیار و محبت کی ضرورت ہے۔ موسیٰ فرعون کے مقابلے میں گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوف اور غم نہ کریں میں تمہیں دیکھ رہا ہوں اور میرے ذکر میں کمی نہ کرنا۔ اس لئے مجاہد ساتھیوں سے بھی ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ افغان جہاد سے شہادت کا تصور زندہ ہوا ہے آج الحمدللہ خدا کا سب سے بڑا دشمن روس اس جہاد سے پاش پاش ہو گیا ہے اور پوری دنیا کے کفار مل کر آج مجاہدین کا راستہ روکنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ بھی انشاء اللہ پاش پاش ہو جائیں گے آج امریکہ جو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے اور بھارت جہاد کشمیر سے پاش پاش ہو جائے گا ہم جتنے بھی کمزور ہیں اللہ ہمیں بزدلی کی موت سے بچائے اور شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اختتامی دعا حضرت مولانا عزیز الرحمٰن راولپنڈی نے فرمائی۔

خون کے آنسو

بجواب گرامی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی مدظلہ

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کا مطالبہ اس وقت شروع ہوا جب مرزائیوں نے ۷۴ء کی آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے عملاً انحراف و بغاوت کی راہ اختیار کی۔ حکومت نے اس کا حل یہ نکالا کہ مرزائیوں اور مسلمانوں کو ممتاز کرنے کے لئے شناختی کارڈ کے فارم میں مذہب کا خانہ رکھا۔ اور شرط رکھی کہ جو مسلمان ہو وہ یہ حلف پر کرے کہ میں مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کو غیر مسلم سمجھتا ہوں وغیرہ۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا عبدالحقؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمود احمد رضوی، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا زین العابدین، حکیم عبدالرحیم اشرف وغیرہ پر مشتمل مجلس عمل کے اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ فارم میں مذہب لکھ دینا کافی نہیں ہے یہ فارم تو محکمہ کے دفاتر میں رہ جاتے ہیں جبکہ شناختی کارڈ ایک عام ضرورت کی چیز ہے۔ اس میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ہونا چاہیے اسی طرح پاسپورٹ، ڈومیسائل وغیرہ میں بھی تاکہ ہر جگہ معلوم ہو کہ مرزائی کون ہے اور مسلمان کون۔ لیکن بھٹو حکومت میں ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی پھر جا کے اس مطالبہ کو مانا جاتا جنرل ضیاء الحق نے آرڈیننس سے قانون سازی کی اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر دیا۔ لیکن شناختی کارڈ کو درخور اعتنا نہ سمجھا اس کا نقصان یہ ہوا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث قادیانیوں نے سعودی عرب یا عرب امارات میں جانے کے لئے پاسپورٹ میں خود کو مسلمان لکھوایا اور یوں حرمین میں ان خنزیروں پر پابندی کے باوجود کاغذات میں نقص کے باعث نص قطعی کی خلاف ورزی ہوتی رہی۔ تاہم جس کسی کے متعلق پتہ چلتا ان کو نکلوایا جاتا رہا۔ وغیرہ یہ ایک مستقل کہانی ہے۔

پاسپورٹ ایک ایسی دستاویز ہے کہ کوئی کسی کو نہیں دکھاتا دوسرے عام آدمی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس قادیانی نے خود کو مسلمان لکھوایا ہے یا غیر مسلم۔ تاہم جن کا پتہ چلا آپ کی خادم جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کوشش کی مثلاً ۱۷ قادیانی لندن جا رہے تھے خود کو پاسپورٹ میں مسلمان لکھوایا ہوا تھا کراچی ایئرپورٹ سے گرفتار ہوئے اگلے سال مرزا طاہر نے تمام قادیانیوں کو ایک سرکلر کے ذریعہ ہدایت کی کہ وہ خود کو پاسپورٹ میں احمدی لکھوائیں مسلمان نہ لکھوائیں

اس سرکلر کی کاپی ہمارے پاس موجود ہے۔

جونیجو حکومت میں جب کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بننے کا مرحلہ آیا تو اس پر بھرپور محنت کی۔ انہوں نے وعدہ کیا لیکن یہ مرحلہ طے نہ ہوسکا۔ اب جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کی حکومت نے اسے کمپیوٹرائزڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو اس پر بھرپور محنت کے لئے سب سے پہلے تمام مبلغین وعلماء مجلس کا اجلاس طلب کیا۔ پھر مجلس کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ تشریف لائے تقریباً ہر پہلو پر غور کے بعد مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں مختلف مکاتب فکر کی مختلف ۱۸ دینی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی اور متفقہ فیصلے کے مطابق اس کام کو آگے بڑھانے کی تجاویز دیں دریں اثناء جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا انہوں نے اس مطالبہ کی حمایت کی قرارداد منظور کی اور اس کام کو اپنا کام قرار دے کر اس کے عملی حل کے لئے مختلف رفقاء کی کمیٹی قائم کی۔ ان مراحل کی تفصیل اس لئے عرض کر دی ہے کہ کوئی شخص اسے ایک جماعت یا ایک فرد کی سوچ نہ قرار دے۔ یہ متفقہ مطالبہ ہے جسے تمام مکاتب فکر اور تمام جماعتوں کی حمایت حاصل ہے اور اس مطالبہ کی ابتداء حضرت شیخ بنوریؒ اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی جن کا علم وفضل فہم وفراست معترضین کو بھی مسلم ہے۔

مطالبہ کرنا یہ اس لئے بھی ضروری ہوا کہ مرزائیوں نے بعض مسلمانوں کو مغربی جرمنی بھجوانے کا جھانسہ دے کر پاسپورٹ میں ان کو احمدی لکھوایا اور یوں ان کو مرتد کیا۔ پاسپورٹ چونکہ شناختی کارڈ پر بنتا ہے شناختی کارڈ میں مسلم وغیر مسلم کی تمیز نہیں ہے اس لئے پاسپورٹ میں دھوکہ دینا آسان ہوگیا اور یوں ارتدادی سازش نے کام دکھلایا ان کی روک تھام کے لئے اس مطالبہ کو جتنی شدت سے اٹھایا جانا چاہئے اس پر دلائل کی ضرورت نہیں مرزائی اس مطالبہ سے اتنے خائف ہیں کہ ان کو اس مطالبہ کی منظوری سے اپنی کمر ٹوٹتی نظر آتی ہے اس لئے کہ شناختی کارڈ جو ہر مرحلہ پر دکھانا پڑتا ہے اس میں اگر وہ گڑبڑ کریں گے تو مقدمات میں ان کو جکڑ کر بے بس کر دیا جائے گا۔ تاہم تر حقائق سے یکسر خالی الذہن ہو کر مولانا قاضی عبدالکریم نے ایک خط کے ذریعہ ملک بھر کے نمائندہ علماء کرام و دینی جرائد کو ایک وہم و وسوسہ و ذہنی اور فکری انتشار میں مبتلا کر دیا۔ ہمارے بعض جرائد کا دیکھئے ایک اجتماعی مطالبہ اور اس کے مقابلہ میں ایک شخص کا تفرد اور شخصی رائے دونوں کو شائع کر دیا تاکہ عوام فیصلہ کریں کہ کون صحیح ہے گویا عوام فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں یا ان کو بھی فکری انتشار میں مبتلا کر دیا جائے۔ جب صورت حال یہ ہوجائے اس پر سوائے اناللہ کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اے کاش مولانا عبدالکریم صاحب اس مہم کو پروان چڑھانے سے پہلے اس مطالبہ کے لئے کاوش کرنے والے لوگوں سے صحیح صورت حال پوچھ لیتے مگر نہ معلوم ایسا کرنا انہوں نے کیوں مناسب نہ سمجھا۔ اور یوں پورے ملک کے علماء میں بدظنی کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ مولانا نے جس خدشہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے خیال میں جتنے شرعی کافر ہیں جب تک وہ قانونی کافر نہ بن جائیں اس وقت تک جو قانونی کافر (مرزائی) ہیں ان کو بھی کھلا چھوڑ دیا جائے۔ اس سوچ پر سوائے اس کے کہ افسوس ہی کریں اور کیا کہہ سکتے ہیں اگر تمام شرعی کافروں کے قانونی کافر تسلیم کئے جانے کے ساتھ ہی اس مسئلہ کو مخصوص کر دیں تو پھر صورت حال اور مشکل ہوجائے۔

بھلا سوچئے کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔ مرتد اور زندیق کی سزا یا حکم غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا تو نہیں پھر اگر شرعی حکم کے مطابق مطالبہ ہوتا تو آج تک مرزائیوں کی پہلے والی صورت حال ہوتی۔

حضرت امیر شریعتؒ۔ حضرت افغانیؒ۔ حضرت لاہوریؒ۔ مولانا ابوالحسناتؒ۔ مولانا بدایونیؒ۔ حافظ کفایت حسینؒ۔ مولانا داؤد غزنویؒ۔ مولانا سلیمان ندویؒ۔ مفتی محمد شفیعؒ مولانا خیر محمدؒ ایسے اکابرین نے باہم مشورہ سے کم از کم جو حاصل ہوسکتا ہے وہ حاصل کر لیا جائے کے اصول کو سامنے رکھ کر غیر مسلم اقلیت کا مطالبہ کیا اس پر کسی بھی عالم دین نے یہ نہ کہا کہ یہ مطالبہ غیر شرعی ہے۔ اور کیا کیا جائے اس کا کہ آج تک مرزائیت سے متعلق سو سالہ جدوجہد میں جو بھی مطالبہ امت نے کیا کسی ایک عالم دین نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ پہلی بار مرزائیوں کو رگیدنے کے لئے ایک متفقہ مطالبہ پر ایک عالم نے فکری انتشار کی سعی کی ہے۔ اور حالات کا ستم ملاحظہ ہو کہ وہ بھی دیوبندی عالم دین ہیں۔

مرزائیوں پر قدغن لگانے سے باقی طبقات (غیر مسلم) کو تحفظ سے حاصل ہوگا؟ ان کو جتنا تحفظ حاصل ہے وہ تو پہلے سے ہے پاسپورٹ۔ ڈومی سائل۔ جداگانہ انتخاب۔ خود آئین میں متعین اقلیتوں میں ان کا نام نہ ہونا وغیرہ یہ تو پہلے ان کو حاصل ہے۔ ان پر قدغن لگنے تک ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں تو یہ اپنے کاز کے ساتھ زیادتی ہوگی مولانا محترم سے بصد ادب درخواست ہے کہ آپ اپنی اس تحقیق یا تردد اختلاف یا سوچ کو عام فرما کر مرزائیوں کو فائدہ۔ یا حکومت کو راہ فرار دکھانے سے قبل متعلقہ افراد سے بات کر لیا کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ آج تک کسی عالم دین نے ہمارے کاز سے دانستہ یا غیر دانستہ اتنی زیادتی نہیں کی جتنی موصوف نے کی ہے۔ حکومت کو اس مطالبہ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے معمولی بہانہ چاہئے سو وہ یہ تحریر بہم پہنچا رہی ہے۔ مولانا محترم کا بے لگا ہے فوٹو سٹیٹ تقسیم کرنے کی سعی فرماتے رہتے ہیں جمعیت علماء اسلام ایسی دینی جماعت کے بٹوارے کے سلسلہ میں ایک فوٹو اسٹیٹ تقسیم مہم کا ایک خط فقیر نے بھی پڑھا جو مولانا زاہد الراشدی کی اس جدوجہد کے خلاف تھا۔ جو وہ جمعیت کو متحد کرنے کے لئے کر رہے تھے۔ مولانا محترم سے درخواست ہے کہ آج تک کسی دینی تحریک میں آنجناب سے کام کرانے کے بجائے یا اس دشوار گزار وادی میں قدم رکھنے کے بجائے۔ قدرت نے آپ سے مسند تشیخ اور دینی مدرسہ میں بٹھا کر خدمت اسلام کا کام لیا تحریکوں میں کام کرنے والے لوگوں کو پتہ ہے کہ تحریکوں میں معمولی لغزش سالوں کی محنت پہ پانی پھیر دیتی ہے۔ گیند کو ایک کانٹا لگانے سے یا غبارہ کو سوئی سے بیکار کر دینا انتہائی آسان اور محبوب مشغلہ ہوسکتا ہے مگر مہربانی کر کے یہ سوچ لیا جائے کہ اس سے تحریک کے مطالبہ کو جو نقصان یا کفر کو جو فائدہ پہنچے گا۔ آخرت میں اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی۔

عظمت صحابہؓ مدح اہل بیتؓ میں کسی بھی شخص یا دینی جماعت سے عالمی مجلس پیچھے نہیں الحمدللہ اس کے لئے جتنا کام کیا ہے اس کی تفصیل بتانی مقصود نہیں ہے لیکن اس سلسلہ

باقی ص ۲۶ پر

مرزا قادیانی اور اسکی قرآن دانی

مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ مرزائی فرقے کے بانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں قرآن شریف کی جو آیتیں لکھی ہیں۔ انکی بابت یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس نے وہ آیتیں صحیح لکھی ہیں یا نہیں۔ مولانا حبیب اللہ نے قرآن مجید کو سامنے رکھا۔ اور مرزا قادیانی کی کتابوں کو دیکھنا شروع کیا۔ معلوم ہوا کہ مرزا نے پچاس سے زیادہ آیتیں اپنی کتابوں میں غلط لکھی ہیں۔ پھر اس مضمون کو بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کی قرآن دانی" ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے حنفی اخبار "الحق" گوجرانوالہ میں شائع کیا۔ مرزائی مولوی اس کا ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ اس بات کو حنفی اور اہلحدیث علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے اسلام بہت خوش ہوئے۔ اور یہ ایک نیا مضمون ان سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اگر کوئی مرزائی مولوی یہ کہے کہ سہو کاتب ہوگیا ہے۔ تو عرض یہ ہے کہ ایک آیت مرزا نے پانچ یا چھ جگہ لکھی ہے۔ اور سب جگہ غلط لکھی ہے۔ اور مرزا نے خود ترجمہ کیا ہے۔ اور پچاس سے زیادہ آیتیں غلط لکھی ہیں۔ سہو کاتب کا بہانہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا آیات قرآن کریم کو صحیح طور پر نہ جانتے تھے۔ یہ مضمون تین بار شائع ہوچکا ہے۔ اب پھر شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) آیت قرآنی

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ۔ پارہ اوّل کا رکوع ۳ ۔ بقرہ)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۸۸۴ء سفیر ہند پریس امرتسر) کے صفحہ ۲۳۰ و ۲۳۹ و ۵۲۶ سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۱ کے حاشیہ۔ نور الحق حصہ اوّل کے صفحہ ۱۰، حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۸ پر ہے:-

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا الترجمہ، اور اگر نہ بنا سکو، اور یاد رکھو کہ ہرگز نہیں بنا سکو گے۔

(۲) آیت قرآنی

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ہٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ (پارہ ۱۵ کا رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ صفحہ ۲۱۵ و ۴۹۲ سرمہ چشم آریہ مطبوعہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰ کے حاشیہ و صفحہ ۲۲۶، جنگ مقدس صفحہ ۴۰، ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۹۰۴۔ نور الحق حصہ اول ص ۱۰۹ پر ہے۔

قل لئن اجتمعت الجن والانس علیٰ ان یاتوا بمثل ہٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ۔ یعنی ان کو کہدے کہ اگر سب جن وانس اس بات پر متفق ہوجائیں۔ کہ قرآن کی کوئی نظیر پیش کرنی چاہئے۔ تو ممکن نہیں۔ کہ کر سکیں اگرچہ باہم ایک دوسرے کے مددگار بھی ہو جائیں۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۸۰۸)

(۳) آیت قرآنی

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ ۔
(پارہ ۱۴ کا رکوع ۲۲ ۔ نحل)

الفاظ مرزا قادیانی

نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۷۔ البلاغ صفحہ ۸۰، ۱۰ اور ۲۳ کتاب تبلیغ رسالت جلد سوئم صفحہ ۱۹۴ و ۱۹۵ کا حاشیہ۔ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۹ پر ہے:-

جادلہم بالحکمة والموعظة الحسنة ۔ یعنی عیسائیوں کے ساتھ حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کر۔ نہ سختی سے۔

(۴) آیت قرآنی

قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمْ ہٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (پارہ ۲۶ کا رکوع اوّل (احقاف)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۱ کے حاشیہ پر ہے:-

ان ہٰذا الا سحر مبین ۔ جزو نمبر ۲۶۔

(۵) آیت قرآنی

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ (پارہ ۱۵ کا رکوع ۱ ۔ بنی اسرائیل)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ کے حاشیہ پر ہے:-

عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَ عَلَیْکُمْ

(۶) آیت قرآنی

(اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیْہَا ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ (پارہ ۱۰ کا رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی

حقیقۃ الوحی (حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء میگزین پریس قادیان کے صفحہ ۱۳۰ پر ہے۔

الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ یدخلہ نارا خالدا فیہا الخزی العظیم ۔ الجزء ۱۰ سورۃ توبہ ۴)

(۷) آیت قرآنی

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (پارہ ۱۴ کا رکوع ۶ ۔ سورہ الحجر)

الفاظ مرزا قادیانی

براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۸۸ کے حاشیہ پر ہے:-

انا آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ۔

(۸) آیت قرآنی

ویجعلون للّٰہ البنات سبحٰنہ ولہم ما یشتہون (پارہ ۱۴ کا رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی

ویجعلون لہ البنات سبحانہ ولہم ما یشتہون (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۸)

(۹) آیت قرآنی

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ (پارہ ۱۶ کا رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی

فمن یرجو لقاء ربہ۔ (براہین حاشیہ ص ۲۲۸ سطر آخر)

(۱۰) آیت قرآنی

وھم من خشیتہ مشفقون۔ (پارہ ۱۷ کا رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

وھم من خشیتہ ربھم مشفقون۔ (براہین ص۲۴۱ کا حاشیہ)

(۱۱) آیت قرآنی

لا تسجدو للشمس ولا للقمر۔ (پارہ ۲۴ کا رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی

ولا تسجدوا للشمس ولا للقمر۔ (براہین ص۲۳۹ کا حاشیہ)

(۱۲) آیت قرآنی

وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ

ضعف الطالب والمطلوب۔ (پارہ ۱۷، رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی

وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ ضعف

الطالب والمطلوب۔ (براہین ص۲۴۳ کا حاشیہ)

(۱۳) آیت قرآنی

وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا

لہ بنین وبنات بغیر علم۔ (پارہ ۷ کا رکوع ۱۸۔ الانعام)

الفاظ مرزا قادیانی

وجعلوا للہ شرکاء الجن وخرقوا لہ بنین

وبنات بغیر علم۔ (براہین ص۲۴۳ کا حاشیہ)

(۱۴) آیت قرآنی

ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ۔ (پارہ ۱۶ کا رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی

ما کان للہ ان یتخذ ولد سبحانہ۔ (براہین ص۲۴۳ کا حاشیہ)

(۱۵) آیت قرآنی

ومن لا یجب داعی اللہ (پارہ ۲۶ کا رکوع ۴)

الفاظ مرزا قادیانی

ولا یجیب داعی اللہ (براہین احمدیہ ص۲۴۳)

(۱۶) آیت قرآنی

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی

عزیز (پارہ ۲۸ کا رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ لقوی

عزیز (براہین صفحہ ۲۲۹)

(۱۷) آیت قرآنی

ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی

معاد (پارہ ۲۰ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی

وانہ لراد ک الی معاد (براہین احمدیہ ص۲۴۳)

(۱۸) آیت قرآنی

ذالک الفوز العظیم (پارہ ۲۸ کا رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

ذالک ھو الفوز العظیم (براہین صفحہ ۲۳۵)

(۱۹) آیت قرآنی

واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم ءانت قلت

للناس (پارہ ۷ رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی

واذ قال اللہ یا عیسی ءانت قلت للناس۔

(ازالہ اوہام ص۶۰۲)

(۲۰) آیت قرآنی

لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس

(ازالہ اوہام ص۶۰۲ مواہب الرحمن ص۹۳)

الفاظ مرزا قادیانی

قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے کہ ان خلق السموات

والارض اکبر من خلق الناس (ایام الصلح اردو ص۹۱)

(۲۱) آیت قرآنی

قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا الآیہ

(پارہ ۲۸ رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی

کیا قرآن میں نہیں ہے۔ انزل ذکرا و رسولا

(ایام الصلح اردو ص۸۱)

(۲۲) آیت قرآنی

ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل

من الغمام (پارہ ۲ رکوع ۹)

الفاظ مرزا قادیانی

یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام یعنی اس دن

بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا

جلال ظاہر کرے گا (حقیقۃ الوحی ص۱۵۴)

(۲۳) آیت قرآنی

فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم

القیامۃ (پارہ ۶ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی

واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم

القیامۃ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ ص۲۲۳۔ تحفہ گولڑویہ

ص۴۹۔ مباحثہ الحق دہلی ص۴۳)

(۲۴) آیت قرآنی

مفت مشورہ برائے خدمت خلق

ہمارے پاس شفا کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفا کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، وہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، وطاقتور بنانے کے لئے ● تمام خالص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت وفروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

فون دکان 354840

رہائش 354795

بھاندی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

MUHAMMADI FSD.

’’وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ‘‘
(پارہ ۹ ،رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی

’’مَا کَانَ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ‘‘ (انوار الاسلام ص۵۵)

(۲۵) آیت قرآنی

’’فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ‘‘ (پارہ ۳۰ رکوع ۲۲)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ‘‘ (انوار الاسلام ص۲۹)

(۲۶) آیت قرآنی

’’قَالُوْا تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ‘‘
(پارہ ۱۳ ،رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی

’’اِنَّکَ فِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۱ کا حاشیہ)

(۲۷) آیت قرآنی

’’وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ‘‘
(پارہ ۲۳ ،رکوع ۵)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ‘‘
(الحق مباحثہ دہلی ص۲۵) ’’وَاَنْزَلَ مِنَ الْاَنْعَامِ‘‘
حمامۃ البشریٰ عربی ص۸۲ و ص۸۹

(۲۸) آیت قرآنی

’’قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ
بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ‘‘ (پارہ ۱۱ ،رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی

’’اٰمَنْتُ بِالَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ‘‘
(سراج منیر حاشیہ ص۲۹ و اربعین نمبر ۳ ص۲۲، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۰)
’’اٰمَنْتُ بِالَّذِیْٓ اٰمَنُوْا بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ‘‘
(رسالہ استفتاء ص۲۲ کا حاشیہ)

(۲۹) آیت قرآنی

’’وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا
نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ‘‘
(پارہ ۱۷ ،رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی
اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۲۹)

(۳۰) آیت قرآنی

’’وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ‘‘
(پارہ ۱۸ ،رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ‘‘
ازالہ اوہام (مطبوعہ ۱۸۹۱ء) ریاض ہند پریس امرتسر ص۶۱۳

(۳۱) آیت قرآنی

’’فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا‘‘ (پارہ ۳۰ ،رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی

’’اور آیت اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
یُسْرًا‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۲۵)

(۳۲) آیت قرآنی

’’حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ‘‘ (پارہ ۱۷ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی

’’حَتّٰی فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۲۳)

(۳۳) آیت قرآنی

’’یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ‘‘ (پارہ ۱۳ ،رکوع ۱۹)

الفاظ مرزا قادیانی

’’بُدِّلَتِ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۹۵)

(۳۴) آیت قرآنی

’’وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ
ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ‘‘
(پارہ ۲۰ ،رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ‘‘ (اربعین الہدیٰ ص۲۴)

(۳۵) آیت قرآنی

’’وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِّنَ
الْاَشْرَارِ‘‘ (پارہ ۲۳ ،رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَمَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ‘‘
(لیکچر سیالکوٹ ص۲)

(۳۶) آیت قرآنی

’’وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا‘‘
(پارہ اول رکوع ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی

’’یہ وہی ہیں۔ جن کے حق میں قرآن شریف میں فرمایا گیا۔
وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ‘‘ (ضرورۃ الامام ص ۵)

(۳۷) آیت قرآنی

’’فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ‘‘ (پارہ ۱۱ ،رکوع ۸)

الفاظ قادیانی

اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَقَدْ لَبِثْتُ
فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ‘‘ (تریاق القلوب ص۹۱)

(۳۸) آیت قرآنی

’’وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳ ، ۱۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی

’’بَلٰی وَھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳۷)

(۳۹) آیت قرآنی

’’وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ‘‘
(سورۃ توبہ رکوع ۶)
’’اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ‘‘ (سورۃ توبہ رکوع ۷)

الفاظ مرزا قادیانی

اَنْ یُّجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ‘‘
(سورۃ توبہ رکوع ۷) (جنگ مقدس ص ۱۴۷)

(۴۰) آیت قرآنی

’’قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَ
رِیْشًا‘‘ (پارہ ۸ ، سورۃ اعراف رکوع ۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

’’نَزَّلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا‘‘ (حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۵۲)
’’وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص ۷ کا حاشیہ)

(۴۱) آیت قرآنی

’’وَجَعَلَ مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ‘‘ (پارہ ۶ رکوع ۱۳)

الفاظ مرزا قادیانی

’’وَجَعَلْنَا مِنْھُمُ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ‘‘ (ازالہ
اوہام ص ۳ ، ۷۸ طبع اول ص ۲۶۵)

(۴۲) آیت قرآنی

"ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئاً" (پارہ ۱۷، رکوع ۸)

الفاظ مرزا قادیانی

"ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً۔" الجزو ۱۷، سورۃ الحج۔ ازالہ اوہام طبع پنجم ص ۳۔

(۴۳) آیت قرآنی

"فامسکوھن فی البیوت حتی یتوفھن الموت" (پارہ ۴ رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی

"حتی یتوفھن الموت" (ازالہ اوہام ص ۶۴۲ حاشیہ ۱۳۸)

(۴۴) آیت قرآنی

"ولکن اعبد اللّٰہ الذی یتوفکم" (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

الفاظ مرزا قادیانی

"ولکن اعبد الذی یتوفکم" (ازالہ اوہام ص ۶۰۰)

(۴۵) آیت قرآنی

"کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" (پارہ ۲۷ رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"کل شیء فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" (ازالہ اوہام ص ۱۳۶)

(۴۶) آیت قرآنی

"لا یمسہ الا المطھرون" (پارہ ۲۷ رکوع ۱۷)

الفاظ مرزا قادیانی

"ولا یمسہ الا المطھرون" (ازالہ اوہام ص ۶۲۴)

(۴۷) آیت قرآنی

"وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ" (پارہ ۱۴ رکوع ۱۴، سورۃ النحل)

الفاظ مرزا قادیانی

"وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین الذین اختلفوا فیہ" (ازالہ اوہام ص ۷۴۵)

(۴۸) آیت قرآنی

"قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون" (پارہ ۲۷ رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی

"قد بینا الآیات لعلکم تعقلون" الجزو نمبر ۲۷ سورۃ الحدید (براہین احمدیہ ص ۵۲۳)

(۴۹) آیت قرآنی

"کذلک نجزی الظالمین" (پارہ ۱۷، رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"وکذلک نجزی الظالمین" (براہین احمدیہ ص ۲۲۹)

(۵۰) آیت قرآنی

"محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار" (پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"محمد رسول اللّٰہ والذین آمنوا معہ اشداء" (اخبار الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء ص ۱۱ کتاب ملفوظات احمدیہ حصہ اول ص ۵)

(۵۱) آیت قرآنی

"وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً" (پارہ ۲۷ رکوع ۶)

الفاظ مرزا قادیانی

"والظن لا یغنی من الحق شیئاً" (ازالہ اوہام ص ۴۵۲)

(۵۲) آیت قرآنی

"ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین" (سورہ بقرہ پارہ ۲ رکوع ۱۲)

الفاظ مرزا قادیانی

کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۷۹ پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے "ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المطھرین"

(۵۳) آیت قرآنی

"اللّٰہ الذی خلق السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش" (پارہ ۲۱ رکوع ۱۴)

الفاظ مرزا قادیانی

"اللّٰہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش" (چشمہ معرفت ص ۲۶۳)

(۵۴) آیت قرآنی

"یا ایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقاناً" (پارہ ۹ رکوع ۱۸)

الفاظ مرزا قادیانی

"ویجعل لکم فرقاناً" (چشمہ معرفت ضمیمہ صفحہ ۲۰)

(۵۵) آیت قرآنی

"ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلاً۔" (پارہ ۱۹ رکوع ۲)

الفاظ مرزا قادیانی

"اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلاً" (چشمہ معرفت ضمیمہ ص ۲۹)

(۵۶) آیت قرآنی

سورۃ النور، پارہ ۱۸ میں ہے۔ ذالک ازکی لکم۔

الفاظ مرزا قادیانی

کتاب منظور الٰہی (اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات ہیں۔ اور اس کو مولوی محمد منظور الٰہی صاحب مرزائی نے شائع کیا ہے) کے صفحہ ۵ پر ہے۔ ذالک ازکی لکم (پارہ ۱۸) یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔

(۵۷) آیت قرآنی

سورہ بنی اسرائیل۔ پارہ ۱۵ کے رکوع ۴ میں ہے۔ ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔

الفاظ مرزا قادیانی

اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲ کے حاشیہ پر ہے۔ لا تقف ما لیس لکم بہ علم۔

(۵۸) آیت قرآنی

سورۃ آل عمران، پارہ ۴ کے رکوع ۱۱ میں ہے۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنھار لآیات لاولی الالباب۔ الذین یذکرون اللّٰہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم۔

الفاظ مرزا قادیانی

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۲۰۔ اور کتاب منظور الٰہی مرتبہ مولوی محمد منظور الٰہی صاحب مرزائی کے صفحہ ۵۹ پر ہے۔ "ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنھار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللّٰہ الخ"

(۵۹) آیت قرآنی

سورۃ المائدہ۔ پارہ ششم کے رکوع ۷ میں ہے۔

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔

الفاظ مرزا قادیانی

رسالہ "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" صفحہ ۴۹ پر ہے۔ قد جاءکم نور من اللہ۔

(۱۰) آیت قرآنی

سورۃ الانعام۔ پارہ ۸ کے رکوع ۷ میں ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین۔

الفاظ مرزا قادیانی

وقل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین

(رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۴۱ و ۴۲)

(۱۱) آیت قرآنی

سورۃ البلد۔ پارہ ۳۰ کے رکوع ۱۵ میں ہے۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ۔ اور وصیت کرتے ہیں صبر کے ساتھ اور رحم کے ساتھ وصیت کرتے ہیں۔

الفاظ مرزا قادیانی

رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۴۹ پر ہے۔ وتواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمۃ۔ یعنی مومن وہ ہیں جو حق اور رحم کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱۲) آیت قرآنی

انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا الیٰ مریم (پارہ ۶ رکوع ۳)

الفاظ مرزا قادیانی

باقی ص ۲۸ پر

بقیہ : عقیدہ ختم نبوت

اسلام میں صحابہ کا جو سب سے پہلا اجماع ہوا وہ مسئلہ ختم نبوت پر تھا۔ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کی جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور کافر و مرتد قرار دیا۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس ملعون کی سرکوبی کے لیے فوراً ایک لشکر روانہ کیا اور یمامہ کے میدان میں اس مرتد کو واصل جہنم کیا اور بعد میں آنے والے مسلمان حکمرانوں نے نبوت کے دعوے داروں کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا۔ اب ہم صحابہ کرامؓ کے اقوال پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

یار غار صدیق اکبرؓ

اب وحی منقطع ہو چکی اور دین الٰہی تمام ہو چکا۔ کیا میری زندگی میں ہی اس کا نقصان شروع ہو جائے گا (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۴)

مراد رسولؐ عمر فاروقؓ

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا۔ "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کو سب انبیاء کے بعد بھیجا اور آپ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا۔ (مواہب ص ۴۹۴،۲۲)

داماد رسولؐ علی المرتضیٰؓ

آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے ابن ماجہ اور بیہقی نے الفاظ ذیل روایت کئے ہیں "اے اللہ! اپنے درود اور برکتیں اور رحمت رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور انبیاء کے ختم کرنے والے پر نازل فرما۔ (شرح شفاء ص ۳۰۵ ج ۳)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا (مشکوٰۃ)

اب ختم نبوت کے عظیم الشان مسئلہ پر محدثین، مفسرین، فقہا، صوفیائے کرام اور اولیائے کرام کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ صرف چند اقوال پیش خدمت ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ

ایک شخص نے امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔ اس پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (تفسیر روح البیان مصنف الشیخ اسماعیل حقی)

علامہ ابوزرعہ عراقیؒ

مہر نبوت سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (کذا فی شرح الشمائل)

محدث عبدالرؤف مناویؒ

آپ اپنی شرح شمائل میں فرماتے ہیں: "مہر نبوت کے اضافت نبوت کی طرف اس لیے ہے کہ وہ اختتام نبوت کی علامت ہے۔ کیونکہ مہر کسی شے پر جب ہی ہوتی ہے جب وہ ختم ہو چکے۔

علامہ قرطبیؒ

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے۔ (مواہب لدنیہ ص ۲۵۹)

امام طحاویؒ

اپنے رسالہ "عقیدہ طحاویہ" میں تحریر فرماتے ہیں "اور ہر دعویٰ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بغاوت اور گمراہی ہے اور آپ ہی تمام مخلوق جن و انس کے لئے رسول ہیں۔" (عقیدہ ص ۱۴)

علامہ قسطلانیؒ

مشہور محدث علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی روضہ اقدس کی زیارت کرے تو یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ السلام علیک یا سید المرسلین و

اعلان تعطیل

عید الفطر کی وجہ سے آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

ادارہ

خاتم النبیین (مواہب ص ۵۰۹ ج ۲)
ترجمہ: اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپؐ پر سلام

علامہ ابن حبانؒ

ابن حبانؒ فرماتے ہیں ”اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کرکے حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اور اس کا قتل کرنا واجب ہے“ (زرقانی ص ۱۸۸ جلد ۶)

علامہ ابن حجرؒ

اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے با اجماع مسلمین کافر ہو گیا۔ باقی آئندہ

بقیہ: خون کے آنسو

کی کوئی ایک تحریک بتائی جائے جس میں عالمی مجلس کی خدمت نہ ہو ہم اس مطالبہ یا دیگر کسی مطالبہ سے مزعومہ افراد کی حمایت یا ان کو مضبوط نہیں بنا رہے۔ ان پر قدغن کے لئے جو جماعتیں کام کر رہی ہیں ان کو ہمارا الحمدللہ تعالیٰ تعاون حاصل ہے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ ان کے مشورہ سے کیا گیا ہے۔

کفر کو جتنی زک جس مرحلہ پر پہنچائی جا سکتی ہو اس کار خیر میں دیر نہیں کرنی چاہیے ورنہ ع

”تا تریاق از عراق آوردہ شود۔
مار گزیدہ مردہ شود۔“

کا مصداق ہو جائیں گے جو کسی بھی طرح مستحسن نہیں ہے۔

بقیہ: سوویت یونین

کا اعلان کر دیا اور کریمیا کے مفتی اعظم اس نئی ریاست کے صدر منتخب ہوئے کچھ ممالک نے اس آزاد ریاست کو تسلیم بھی کر لیا تھا۔ تاہم کمیونسٹوں نے بغیر کسی جواز کے ۱۹۱۸ء میں کریمیا پر حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کرنے کے دو سال بعد کمیونسٹ نظام کے قیام کا اعلان کر دیا۔ ایک کمیونسٹ رہنما ولی ابراہیم کو اس کا گورنر بنایا گیا ابتدا میں روسیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔

پھر باقی بچے لوگوں کو ماسکو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا تاتار اور باشکر کے علاقوں میں آج بھی تقریباً دس لاکھ مسلمان آباد ہیں۔

یورپی روس میں مسلمان

والگا ندی کی وادی میں تاتار، باشکر، قازان اور اورال میں کوئی ایک کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ تاتار اور باشکر میں تو مسلمان اکثریت میں ہونے کے باوجود وہاں ان کی کوئی آزاد جمہوریہ نہیں ہے بلکہ اس کا الحاق ماسکو سے ہے۔

اسلام کی تبلیغ اس علاقہ میں مسلمان تاجروں کے ذریعے ہوئی جس کا آغاز آٹھویں صدی میں ہوا۔ ۹۲۱ء اس علاقے کے مسلمان حاکم الماس خان بن سلکی نے عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے پاس اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ وہ علماء و فقہاء کی ایک ٹیم وہاں بھیجے تاکہ شریعت اسلامی کا بڑے پیمانے پر اس علاقے میں تعارف ہو سکے۔ اس نے خلیفہ سے مساجد کی تعمیر اور قبلہ کے رخ کا تعین کرنے کے لئے انجینیروں کو بھیجنے کی درخواست بھی کی تھی۔ معروف مورخ یعقوب نعمان کے علاوہ اور بھی متعدد بڑے اور اہم علماء اور مصلح اس علاقے میں پیدا ہوئے۔

روسیوں نے ۱۳۰۰ء سے ان علاقوں پر حملوں کا آغاز کر دیا تھا۔ بالآخر ۱۵۵۲ء میں قازان روسی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے لئے مصائب کا دور شروع ہو گیا بعد کے زمانوں میں تو یہاں تک ہوا کہ ہزاروں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنا دیا گیا۔

جب سرخ انقلاب آیا تو مسلمانوں نے راحت کی سانس لی اور یہ علاقے آزاد ہوئے مسلمانوں نے مساجد کی تعمیر کا آغاز بھی کر دیا۔ تاہم جب ۱۹۱۸ء میں مکمل قازان سرخ فوج کے قبضہ میں آگیا تو ہزاروں علماء نے منچوریا اور جاپان میں پناہ حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں تاتار اور باشکر سوشلسٹ جمہوریائیں قائم ہوئیں۔ بعد ازاں عربی رسم الخط کو بھی ترک کر دیا گیا۔ مساجد کو کلبوں اور قحبہ خانوں میں تبدیل کر دیا گیا اور میناروں کو بیگار کیمپوں میں بدل دیا گیا جن لوگوں نے مزاحمت کی انہیں اپنی جائداد تک سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ۱۹۴۱ء میں تاتار اور باشکر میں جب ایک وقت میں بغاوت ہوئی تو سرخ فوج نے اس کا سر کچل دیا۔ تاہم ۷۰ برس کے جبر و ظلم کے بعد بھی روسی مسلمانوں کے جذبۂ حریت کو ختم نہیں کر سکے اور اب بیسویں صدی کے خاتمہ پر مختلف وجوہ سے یہ جذبات گویا امڈے پڑ رہے ہیں۔ (یونیورسل میچ اگست ۱۹۹۱ء)

بقیہ: عید الفطر

خیرات اور نیاز وہی قابل قبول ہے جس کے اندر اخلاص اور نیک نیتی کارفرما ہو محض دکھلاوا خیرات کا بہانہ اور برادری میں تقسیم کر دینا خیرات نہیں۔ یہ تو برادری کے کھاتہ میں احسان ڈالنا مقصود ہے۔

عید ایسے شخص کی نہیں ہوتی جس نے خود کھایا اور پیا۔ عید تو اس کی ہے جس نے اللہ کی رضا کے لیے خلوص اختیار کیا اور عمل کیا۔

محض سواریوں پر سوار ہونا عید نہیں۔ عید تو اس کی ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔ مسلمانوں کی عید شراب و کباب جوا بازی آتش بازی، ڈگ باشی رقص و سرود کی عید نہیں بلکہ خالق کائنات کی توحید و تمجید اور شان عبدیت کا عالمگیر مظاہرہ ہے۔

عید کی خوشی میں نہانا دھونا حسب توفیق نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا خوشبو لگانا عزیز و اقارب اور دوستوں سے ملنا معانقہ مصافحہ کرنا انہیں حسب توفیق تحفے و تحائف بھیجنا۔ منہ میٹھا کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مسنون ہے کثرت تکبیر و ذکر سے دل کو منور و مسرور کرنا بھی مسنون ہے۔

صدقہ فطر واجب ہے اور نماز سے پہلے اسے معاشرے کے ضرورت مند افراد میں تقسیم کرنا مسنون ہے۔

عید والے روز اللہ رب العزت ملائکہ کے سامنے اظہار فخر فرماتے ہیں۔ میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام مکمل کرے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ ہمارے آقا! کام کو مکمل طور پر انجام دینے والے مزدور کی جزا یہی ہے کہ اسے اجرت پوری دی جائے۔ میرے فرشتو! میرے غلاموں اور لونڈیوں نے اپنے ذمہ فرض کو ادا کیا ہے اور اب وہ میدان میں نکلے ہیں۔ مجھے پکارتے اور مجھ سے فریاد کرتے ہیں تو سنو مجھے میری عزت میرے جلال میری شان کریمی اور میرے بلند مقام ہونے کی قسم میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا اور ان کی پکار کا جواب دوں گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم

شمع ختم نبوۃ کے پروانے توجہ فرمائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جو امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے قائم فرمائی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ نے چار چاند لگائے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کی مہم میں سرگرم عمل ہے۔

اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی و تعاقب اور دیگر باطل قوتوں کا مقابلہ عالمی مجلس کا عظیم اور مقدس مشن ہے۔ قادیانی مرتدوں اور زندیقوں کی بیرون ملک سرگرمیاں بڑھ جانے کی وجہ سے عالمی مجلس کی ذمہ داریوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون اور بیرون ملک عالمی مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس اور مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے شب و روز وقف ہیں۔ خصوصاً لندن میں قائم ہونے والا دفتر پوری دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے۔ عالمی مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ روپے ہے۔ لاکھوں روپے کا عربی، اردو، انگلش اور فرینچ زبانوں میں لٹریچر شائع کرکے پوری دنیا میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت کراچی میں جامع مسجد و شاندار دفتر اور شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کیساتھ مقدمات کی وجہ سے بھی مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور تاجدار ختم نبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع ہے کہ آپ **اپنی زکوٰۃ صدقات، خیرات، صدقہ فطر** اور دیگر عطیات سے عالمی مجلس کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فقیر خان محمد

ترسیل زر کا پتہ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۸۰۳۳۷

کراچی کے احباب الائیڈ بنک شاخ بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم اپنا وعدہ پورا کریں

جب سے وزیرِ داخلہ نے یہ بیان دیا ہے کہ آئندہ شناختی کارڈوں کا اجراء کمپیوٹر کے ذریعے کیا جائے گا۔ اس وقت سے انتہائی شدت کے ساتھ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ

- شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ اقلیتوں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ کیا جائے۔
- یہ مطالبہ کسی خاص فرد یا جماعت کا نہیں بلکہ تمام دینی جماعتوں اور پوری قوم کا متفقہ مطالبہ ہے۔
- اس مسئلہ پر قائدِ جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی وزیرِ اعظم اور وزیرِ داخلہ سے گفتگو ہوئی اور انہوں نے یہ مسئلہ حل کرنے کا وعدہ کیا
- عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سمیت تمام جماعتوں کے مشترکہ وفد نے صدرِ مملکت سے ملاقات کی ان ملاقاتوں اور گفتگو میں مطالبہ پورا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔

لیکن اس کے باوجود ابھی تک وعدہ ایفا نہیں کیا گیا

یہ صورتِ حال انتہائی پریشان کن ہے۔ حکمران اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھیں اور شناختی کارڈ کے مسئلہ پر جو وعدہ کیا گیا ہے اسے فوراً پورا کیا جائے۔

خطیب صاحبان توجہ فرمائیں

چونکہ حکمران طبقہ وعدے کے باوجود چشم پوشی، وعدہ خلافی اور قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کر رہا ہے اس لیئے ملک بھر کے تمام علماءِ کرام و خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جمعہ خصوصاً جمعۃ الوداع اور عید الفطر کے اجتماعات میں اپنی تقاریر کے دوران شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے اور قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کے شناختی کارڈوں کا رنگ الگ کرنے کے مسئلہ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔ نیز صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم، وزیرِ داخلہ اور دوسرے متعلقہ حکام سے پرزور انداز میں مطالبہ کریں کہ اس خالص اسلامی اور عوامی مطالبے کو نظر انداز نہ کیا جائے اور انہوں نے اس سلسلہ میں جو وعدہ کیا ہے اسے فوراً پورا کیا جائے۔

شعبہ نشر و اشاعت

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

رابطہ آفس:۔ حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸